Rah e Ishq

By Malaika Sajad

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ گھر نہیں گئی ابھی تک؟"

"آپ... گھر کیوں نہیں گئی؟"

"وہ ڈرائیور نہیں آیا۔"

"چلو، میرے ساتھ۔ میں چھوڑ دیتا ہوں۔"

"ارے، یہ تو وہی ہے نا کرکٹر امان ملک! لیکن حورم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟ پتہ نہیں، کل پوچھیں گے۔"

آمنہ نے اس کے کلاس فیلوز کی سرگوشیاں بھی خوب سنی تھیں۔

حورم گھر کے اندر جا چکی تھی، جبکہ امان اب سب سے مل رہا تھا۔ احال اندر جاتا ہوا امان کو دیکھ کر حیران ہوا:

"واہ! زہے نصیب، آج تو ہمارے گھر امان ملک آئے ہیں، کرکٹر صاحب!"

"اوہ! تو وہاں کھڑے کیا دیکھ رہے ہو؟ ریڈ کارپٹ بچھا!"

ان کی آوازیں سن کر سائرہ بیگم کچن سے باہر آئیں۔ امان بھی انھیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آداب مامی جان... واہ بیٹا!"

www.kitabibasti.com

راہ عشق

از قلم: ملائکہ سجاد

وہ لوگوں کی بھیڑ سے نکلتا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھتا ہے اور ڈرائیور کو چلنے کا کہتا ہے ابھی بمشکل دس

من

کا سفر کیا تھا جب اس کی نظر کسی شناسہ چہرہ پر پڑتی ہے

گاڑی رکو (اس کے حکم پر ڈرائیور فوراً گاڑی روکتا ہے)

تم یہاں کیا کر رہی ہو گھر کیوں نہیں گئی ابھی تک (وہ حورین کے پاس جاتے سخت لہجے میں کہتا ہے

)(ا۔۔۔آپ (وہ اپنے قریب سے اچانک آواز سن کر گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوتی ہے

گھر کیوں نہیں گئی

وہ ڈرائیور نہیں آیا ابھی

) چلو میرے ساتھ (وہ گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے

www.kitabibasti.com

ارے یہ تو وہی ہے نہ فیمس کرکٹر امان ملک

ہاں یہ تو وہی ہے پر یہ حورین کے ساتھ کیا کر رہا ہے

پتہ نہیں کل پوچھیں گے اسے

امان اس لے کر گاڑی کی طرف جا رہا تھا جب اس کے کان حورین کی کلاس فیلوز کی بات سن چکے تھے وہ

انہیں اگنور کرتا حورین کو لیے گاڑی میں بیٹھتا ہے

گئے کیوں نہیں ابھی تک تم

سر گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی

یہ نہیں ہو رہی تو دوسری لے جاو اتنا زیادہ ٹائم ہو گیا ہٹو پیچھے میں خود چلا جاتا ہوں (حارث ڈرائیور پر چیخنے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھتا ہے جب مین گیٹ سے امان کی گاڑی اندر داخل ہوتے دیکھ روکتا

ہے)

اسلام و الیکم بھائی

www.kitabibasti.com

والیکم اسلام سوری میری جان میں انہیں سکا (وہ اس کا گھبرایا ہوا چیری دیکھ کر پیر سے کہتا ہے جبکہ غصے

(سے ڈرائیور کی طرف دیکھتا ہے

کوئی بات نہیں بھائی

ارے مجھ سے بھی مل لے کوئی (امان دوہائی دیتا ہے جس پر حارث مسکرا کر اس سے گلے ملتا ہے

جبکہ

(حورینا اندر جا چکی تھی

اور سناو کیا حال ہے جناب

مست (وہ ایک آنکھ دباتا ہوا کہتا ہے جس پر وہ دونوں ہوتے ہوئے اندر جاتے ہیں (آہل جو حورین سے بات کر رہا اندر داخل ہوتے امان کو دیکھ کر حیران ہوتا اس کی طرف بڑھتا ہے زہے نصیب زہے نصیب ہمارے گھر میں امان ملک آئے ہیں فینس کر کٹر اور تو وہاں کھڑا شکل کیا دیکھ

)رہا ہے ریڈ کارپیٹ بیچا یہاں (وہ فارس کو مخاطب کرتا کہتا ہے

تمیز سے بات کر بڑا ہوں تجھ سے

www.kitabibasti.com

بھاڑ میں گئی تمیز آ یئے سر آپ یہاں بیٹھیں (امان جو اس کی حرکتوں پر ہمس رہا تھا اس کے ساتھ جاتا

(صوفے پر بیٹھتا ہے

دیکھیں اہل صاحب مجھے اتنی عزت ہضم نہیں ہو رہی

کوئی نہیں ابھی ہضم کرنے کے لئے کچھ لے آتے ہیں (اس کی بات پر ہستے ہیں

) ان کی ہونے کی آواز سن کر صدرہ اور سائرہ بیگم کیچن سے باہر آتی ہیں

اسلام و التیکم ممانی جان والیکم اسلام

امان باری باری دونوں سے ملتا ہے

حورین آ گئی

جی ماما ابھی کمرے میں گئی ہے (صدرہ بیگم کے پوچھنے پر حارث بتاتا ہے (چلو جاو اہل بہن کو بلا کر لاو کھانا لگ گیا اور تم سب بھی اجاو

جی ماما

www.kitabibasti.com

ارے یہ اتنا پرانا میچ کیوں دیکھ رہی ہو (فائزہ کمرے میں آ کر نوین کو ٹی وی کے سامنے بیٹھا دیکھ کر

چڑھ

کر کہتی ہے (میری مرضی

جب سے کالج سے آئی ہو اسے ہی دیکھی جا رہی ہو وقت دیکھو کیا ہو گیا ہے

میں بڑی ہوں تم سے اس لیے تمہیں میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے اور جس دن مجھے یہ مل

گیا

اس دن بتاؤں گی تمہیں (وہ ٹی وی پر امان ملک کو دیکھتے کہتی ہے جبکہ فائزہ تو ابھی تک اس کے

لفظوں

(پر حیران تھی

کیا ہوا بیٹا پریشان لگ رہی ہو

نہیں ابو ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ منہ ہاتھ دھو لیں میں کھانا لے کر آتی ہوں

(جی پکا (وہ مسکرا کر کہتی کیچن کی طرف بڑھتی ہے

www.kitabibasti.com

عجاز صاحب کا تعلق میڈل کلاس گھرانے سے تھا چند سال پہلے ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اور تب انہوں نے اپنی بیٹیوں کو بہت مسکل سے سنبھالا نوین تو جلد سنبھل گئی تھی پر فائزہ کو کچھ وقت لگا تھا وہ اپنی سے بہت قریب تھی جسکی وجہ سے وہ کافی عرصہ بیمار رہی تھی پر عجاز صاحب نئ اسے ماں باپ دونوں بن کر سنبھالا تھا فائزہ معصوم کم گو تھی وہ ہر کسی سے بہت جلدی فرینک نہیں ہوتی تھی جبکہ نوین شوخ مزاج کی لڑکی تھی اس کیے مطابق زمان ملک اس کی پہلی محبت تھی جس کو پانے کے لیے وہ ہر کام کر سکتی تھی اور یہ بات کتنی زندگیاں برباد کرنے والی یہ تو آنے والا وقت بتائے

امان شازیہ بیگم کے کہنے پر حورین کو ساتھ لے آیا تھا

کیسا ہے میرا بچہ (شازیہ بیگم حورین کو اپنے لگائے کہتی ہیں) میں ٹھیک ہوں پھپھو آپ کیسی ہیں

میں بھی ٹھیک اور تمہارے آنے سے اور بھی ٹھیک ہو گئی ہوں

پھپھو آپ کتنی سویٹ ہو پر آپ کا بیٹا اتنا کھڑوس ہے (وہ شازیہ بیگم کے کان کے پاس بڑ بڑاتے ہوئے

کہتی ہے جس پر شازیہ بیگم ہستی ہیں (کیا کہ رہی ہے یہ

www.kitabibasti.com

م۔۔میں تو۔۔کچھ نہیں

پھپھو دیکھیں آپ کا بیٹا گور رہا ہے مجھے

خبردار امان جو میری بیٹی کو گورا

امان ہستے ہوئے اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے کیونکہ اسے پتا تھا آپ پھپھو بھتیجی کی نا ختم ہونے والی باتیں شروع ہو چکی ہیں

رات کو ڈنر پر حورین کی ملاقات زمان صاحب سے ہوتی سب ہلکی پلکیں گفتگو کے ساتھ ڈنر کر رہے تھے

جبکہ امان حورین کو دیکھنے میں مصروف تھا

)بیٹا کھانا کھالو(زمان صاحب مسکراتے ہوئے امان کو کہتے جس سے وہ ہوش کی دنیا میں آتا ہے

جی

تقریباًرات کے ساڑھے گیارہ کا ٹائم تھا جب حورین دھرم سے امان کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر

www.kitabibasti.com

آتی ہے جبکہ امان حیران پریشان میتھا اسے دیکھ رہا تھا جواب آرام سے بیڈ پر بیٹھ چکی تھی ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں صبح کس کی شکل دیکھی تھی آپ نے صبح سے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ

رہے ہیں

)اس کے کہنے پر امان مسکراتا ہوا صوفے سے آٹھ کر اس کے سامنے آکر بیٹھتا ہے (

کیا ہوا ہے

مجھے باہر جانا

اس وقت

(ہاں وہ معصومیت سے ہاں میں گردن ہلاتی ہے

کل لے کر جاؤں گا پ کا صبح ایک میٹنگ میں جانا ہے جلدی سونا پڑا گا

نہیں ابھی جانا

)پکا کل لے کر جاو(اس بات ختم ہونے سے پہلے وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہے

)میرا بچہ میری بات تو سنو(وہ اس کے پیچھے جاتا کہتا ہے

www.kitabibasti.com

)مجھے کوئی بات نہیں سننی آپ کی (وہ اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہتی ہے

اچھا جاو چلتے ہیں بتاو کہاں جانا ہے مجھے نہیں جانا کہیں (وہ کمرے کا دروازہ بند کرتی غصے سے کہتی

ہے وہ کافی دیر اسے منانے کی کوشش کرتا ہے پر وہ نہیں مانتی اور اب تو جواب بھی نہیں دے رہی

تھی وہ ڈپلیکیٹ کی سے لوک کھول کر اندر

آتا ہے تو وہ سو چکی ہوتی ہے وہ مسکراتا ہوا دروازہ بند کرتا اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے اور دروازہ بند

کرتا اپنے چلا جاتا

صبح نو بجے وہ میٹنگ میں جا چکا تھا جہاں پر اس کی کسی شخص سے بحث ہوئی تھی جس سے اس کا موڈ

کافی

خراب تھا وہ گھر آکر شازیہ بیگم سے مل کر آپنے کمرے کی طرف جاتا ہے وہ جیسے ہی کمرے کا

دروازہ کھول کر اندر قدم رکھتا ہے تو کمرے کی حالت دیکھ کر اس کا غصہ مزید بڑھ جاتا (اس کی ہر

چیز بکھری ہوئی تھی

سارے پرفیوم کپڑے زمین پڑھ ادھر ادھر پڑے تھے وہ غصے میں چیخنے ہوئے ملازمہ کو بلاتا جو اس

کی آواز پر دوڑی چلی آتی ہے جب کے اس کے چیخنے کی آواز پر وہ کمرے میں بیٹھی کانپ رہی تھی

www.kitabibasti.com

وہ کمرے سے باہر آکر شازیہ بیگم کے پاس آتی ہے

پھپھو مجھے گھر جانا ہے

کیوں کیا ہوا میری جان کل تو آئی ہو کچھ دن تو رہو

پھپھو بعد میں چکر لگاوں گی

طبیعت ٹھیک ہے

جی

اچھا بیٹھو بھی جاتے ہیں میں ذرا امان کو دیکھ لوں پتا نہیں اتنا غصہ کیوں کر رہا ہے

ج۔۔۔جی

(ان کے جانے سے پہلے امان وہاں آتا ہے)

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے

)جی سر میں درد ہو رہا ہے کافی بنا دیں (وہ حورین کو نظروں کے حصار میں لیے کہتا ہے

اچھا بیٹھو میں بنا کر لاتی ہوں

www.kitabibasti.com

میں لان میں ہونگا وہیں بھیجوا دیجیے گا اچھا

ان کے جانے کے بعد وہ حورین کا ہاتھ پکڑے زبردستی اپنے ساتھ لیے لان کی طرف جاتا ہے

کیا کر رہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ

کس بات پر اتنا غصہ آیا میرے بے بی کو کہ میرے کمرے کا نقشہ ہی بدل دیا (اسے دیکھتے ہی اس کا سارا

غصہ ہوا ہو گیا تھا)

میرا بے بی ناراض ہے (وہ اس کی خاموش رہنے اس کا چہرہ اوپر کرتا بولتا ہے جس پر وہ اسے گھور کر

دیکھتی ہے)

اس قدر سرد نگاہی سے نہ دیکھو ہم کو

اتنی نفرت سے محبت بھی ہو سکتی ہے

(اس کے کہنے پر وہ کھلا کر ہستی ہے (

ہے)

www.kitabibasti.com

اب بتاو ناراض کیوں تھی

کیونکہ آپ مجھے بول گئے ہیں نہ بات بھی نہیں کرتے مجھ سے میں ناراض ہوں آپ سے

)ارے میری بات تو سنو(وہ ہاتھ پکڑ کر اسے روکتا ہے

)کیا ہوا بھئی(اہل ان کے پاس آتا ہے

تم یہاں کب ٹپکے

ابھی ابھی نازل ہوا ہوں کس خوشی میں

کیونکہ میری خوشی میرا سکون آپ کل اپنے ساتھ لے آئے تھے تو میں کیسے وہاں رہتا(وہ

)شفقت۔اس کے سر پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے جس پر وہ دونوں مسکراتے ہیں

یہ یہیں رہے گی تم نکلو یہاں سے

نہیں بھائی میں آپ کے ساتھ جاوں گی

کیوں (امان حورین سے پوچھتا ہے)

بھائی میں ان سے ناراض ہوں انہیں کہیں مجھ سے بات نہ کریں

www.kitabibasti.com

ارے بھئی کیا کر دیا معصوم نے ی معصوم تو بالکل بھی نہیں ہیں اور جب سے میں آئی ہوں یہ اپنے کاموں میں مصروف ہیں میر ی کوئی بات نہیں مانتے اور اوپر سے گور گور کر دیکھتے ہیں ایسے (وہ امان کی نقل اتارتے ہوئے کہتی ہے جس پر

)وہ دونوں اپنی ہنسی دباتے ہیں

اور یہ تو بہت بڑا جرم کر دیا اب آپ کو سزا تو ملے گی پر میں کوشش کرتا ہوں سزا کچھ کم ہو جائے کیونکہ

میر ی بہن بہت رحم دل ہے

) ہاں ہاں پلیز کر دوں توڑی سی سفارش (امان اہل سے کہتا ہے

بہنا

نو بھائی

میر ی بہن تو بہت اچھی ہے کر دوں معاف بیچارے کو آئیندہ ایسی غلطی نہیں کرے گا

چلیں کیا یاد کریں گے معاف کیا آپ کو

(اس کے بولنے کے انداز پر وہ تینوں ہستے ہیں)

www.kitabibasti.com

میری پیاری پھپھو کیسی ہیں آپ

میں ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسے ہو

) بلکل فٹ اگر آپ کا بیٹا رہنے دے تو وہ شازیہ بیگم کے گلے میں بازو ڈالے پیار سے کہتا

دور ہٹو میری ماما سے

) دیکھا پھپھو آپ نے جیلسو پانڈہ (اس کے انداز پر شازیہ بیگم اور حور س ہستی ہیں

امان کیا ہو گیا بیٹا

ماما ہر وقت چپکتا رہتا ہے ہٹو پیچھے

نہیں ہٹو گا میری پھپھو ہے نکلو یہاں سے

) تمہیں میں بتاتا ہوں (امان اسے کھنچے ہوئے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے

نہیں پھپھو

امان نہ کرو

www.kitabibasti.com

ہٹیں پیچھے ہمارے پھپھو ہیں (حورین بھی شازیہ بیگم کے پاس آتی امان کو کہتی ہے جس پر شازیہ بیگم اور

)اہل کے ساتھ وہ بھی مسکراتا ہے

اب میں کیا کر سکتا ہوں اب تو قبضہ گروپ آگیا ہے پھپھو یہ مجھے کیا بول رہے ہیں

امان تنگ نہیں کیا کرو میری بیٹی کو

) میری اتنی مجال ماما(اس کے کہنے پر سب ہستے ہیں)

آہل شازیہ بیگم کو اور حورین کو اپنے ساتھ لے آیا تھا کیونکہ انہوں ڈنر پر انوایٹ کیا تھا امان کو کوئی کام تھا تو وہ شام میں زمان صاحب کے ساتھ آنے کا ارادہ رکھتا تھا ڈنر پر شہروز صاحب (حورین کے گھر آکر وہ سب سے مل کر اب اہل کے کمرے میں اس کے والد (کے کسی دوست نے بھی آنا تھا ساتھ بیٹھی کسی بات پر ہس رہی تھی جب کمرے کے باہر سے فارس کی آواز آتی ہے جس پر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں

بھائی اگر بھی ناراض ہو گئے تو

نہیں ہوتے تمہارے بھیا ناراض اب سیر میں ہو کے بیٹھ جاو

www.kitabibasti.com

اوکے

ہم اندر ہیں اجاو اندر (اہل اونچی آواز میں بولتا فارس کو مخاطب کرتا ہے جیسے ہی فارس دروازہ کھول کر اندر آتا ہے دروازہ کے اوپر پانی سے بھرا غبارہ پھٹ کر اس کے اوپر گرتا ہے جس سے وہ پورا بھیگ چکا

تھا

)کیا بد تمیزی ہے یہ (وہ غصے میں چیختا ہوا اہل سے کہتا ہے

سوری بھائی

ارے تم کیوں سوری بول رہی یہ اس کی حرکت ہے مجھے پتا اس نے تمہیں زبردستی شامل کیا ہوگا تم چپ کرو میں اپنی بہن کے ساتھ زبردستی نہیں کرتا اور اتنا چین کیوں رہے ہو پانی ہی تو گرا ہے

(وہ

)ہستے ہوئے کہتا ہے

تم بچ جاو آج مجھ سے

سوری بھائی اس میں بھائی کی کوئی غلطی نہیں ہے (وہ ان دونوں کے بیچ میں آتی بولتی ہے)

www.kitabibasti.com

ان کے بیچ والی

تم کیوں سوری بول رہی ہو یہ تو ہے ہی سڑا ہوا کریلا چھوٹا سا مذاق نہیں برداشت کرتا (وہ اس کا اترا

ہوا

چہرہ دیکھ کر کہتا ہے (اچھا اچھا مذاق تھا اور مجھے تو پتا ہی نہیں چلا ویسے بھی میں نے شاور لینا تھا اب تو

ضرورت ہی نہیں پڑے

گی (فارس حورین کو ساتھ لگائے کہتا ہے)

شکر ہے جلدی سمجھ آ گئی

تم رکھو تمہیں میں بتاتا ہوں وہ آگے پیچھے بھاگ رہے تھی جب ماہل اور حارث کمرے میں داخل

ہوتے ہیں تو وہ دونوں شرافت سے حورین کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں

کیا حرکتیں کر رہے ہو تم لوگ اور یہ پانی کیسے گرا یہاں (ماہل کے پوچھنے پر فارس حورین کے پیچھے

(چھپنے کی کوشش کرتا ہے

(تم سامنے او (ماہل فارس سے کہتا ہے

www.kitabibasti.com

یہ تمہاری شرارت ہے نہ (وہ فارس کے بھیگے کپڑے دیکھ کر اہل سے پوچھتا ہے پر اس کے بولنے سے

(پہلے حورین بول پڑتی ہے

نہیں بھائی اہل بھائی نے کچھ نہیں کیا وہ میں نے یہ (وہ سر جھکائے بولتی ہے تو حارث اور ماہل مسکراتے

(ہیں وہ کیسے اپنے بھائیوں کو ڈانٹ پڑتے دیکھ سکتی تھی

)نہیں بھائی یہ گڑیا نے نہیں کیا (اہل اور فارس ایک ساتھ بولتے ہیں

) تم دونوں چپ رہو (حارث بولتا ہے

حورین بیٹا یہ واقع آپ نے کیا

جی بھائی سوری

مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی

س۔۔سوری۔۔۔بھائی (وہ روتے ہوئے بولتی ہے)

www.kitabibasti.com

ارے میرا بچہ میں تو مذاق کر رہا تھا(حارث اسے اپنے ساتھ لگاتا ہے جبکہ ماہل اس کے آنسو صاف کرتا

)ہے

کیوں ڈانٹا آپ نے اسے (اہل اس کے پاس آتا ان دونوں سے کہتا(رولا دیا میری بہن کو(فارس کہتا

)ہے

)ہیں تم لوگوں بہن ہے ہم تو کچھ لگتے ہے نہیں (حارث کہتا ہے

تم لوگوں کی حرکتوں کی وجہ سے اسے دانٹ پڑی ہے حرکتیں سیدھی کرلو اپنی ورنہ مار کھاوگے

(مال

)ان دونوں کو گورتے ہوئے کہتا ہے

) بھائی نہیں ڈانٹیں (حورین اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے

بچ جاتے ہو ہمیشہ ان دونوں کی وجہ سے اور یہ تم دونوں صاف کروگے بھائی (ماہل کے کہنے پر وہ

)دونوں ایک ساتھ بولتے ہیں

)مہمان آرہے ہیں مجھے کوئی شکایت نہیں چاہیے (ماہل انہیں ورنہ کرتے ہوئے کہتا ہے

www.kitabibasti.com

بھائی رہنے دیں میرے معصوم بھائیوں کو معاف کر دیں (حورین ماہل اور حارث کا ہاتھ پکڑ کر

بہت پیار

)سے کہتی ہے جس پر وہ مسکراتے ہیں

)بھئی اب تو اوپر سے آڈر آیا ہے منع نہیں کر سکتے (حارث کی بات پر سب مسکراتے ہیں

بالکل چلو بھاگو یہاں سے بچ گئے ہو ملازمہ سے کہ کر صاف کر واو یہ اور اب کوئی شکایت نہیں ملے

)(اہل کے کہنے پر پر وہ دونوں مسکراتے ہوئے حورین کو گلے لگاتے ہیں

اب چھوڑ بھی دو تم دونوں (ماہل اور حارث ان دونوں کو پیچھے کرتے ہوئے کہتے ہیں جس پر حورین

)ہستی ہے

مراد ملک کے تین بچے تھے

سب سے بڑے شیراز ملک جن کی شادی سائرہ بیگم سے ہوئی تھی اور ان کے دو بیٹے تھے بڑا ماہل

جو

ستائیس سال کا تھا اور چھوٹا اہل جو بائیس سال کا تھا

پھر شازیہ بیگم تھی جن کی شادی ان کے چچازاد سے ہوئی تھی اور ان کا ایک بیٹا تھا امان ملک جس عمر

www.kitabibasti.com

چھبیس سال تھی

ب سے چھوٹے شہروں صاحب تھے جن کی شادی صدر و تیم سے ہوئی تھی اوران کے تین بچے تھی

یگم

سب سے بڑا حارث جو چھبیس سال کا تھا اور امان سے دو ماہ بڑا تھا پھر فارس جو تیئیس سال کا تھا اور

سب

سے چھوٹی اور لادلی حورین جو انیس سال کی تھی

تقریباً آٹھ بجے کے قریب شہروز صاحب کے ساتھ سفیر صاحب اپنی بیگم اور بیٹے کے ساتھ ائے تھے توڑی دیر پہلے امان اور زمان صاحب بھی اگئے تھی اب سب ملکی پلی گفتگو کے ساتھ ڈنر کر رہے تھے

ڈنر کے بعد سب لاونج میں بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ حورین باہر لان میں بیٹھی تھی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو فوراً پلٹ کر دیکھا پر وہاں کوئی نہیں تھا وہ اپنا وہم سمجھ کر پھر

www.kitabibasti.com

واپس بیٹھنے لگتی ہے

جب اچانک پیچھے سے کوئی اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اس اچانک حملے سے اس کے منہ سے چیخ نکلتی پر وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھتا ہے

چپ سویٹ ہارٹ بلکل آواز نہ آئے تمہاری (وہ حورین کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہتا اس لان کے پچھلے حصہ کی طرف لے کر جاتا اس کے منہ سے ہاتھ اٹھاتا ہے)

کون ہو تم جانے دو مجھے (وہ ہلکی سی آواز میں بولتی ہے جس پر وہ مسکراتا ہے)

وہ حورین کو دیوار کے ساتھ لگائے دونوں طرف اپنے بازو رکھے اس کے جانے کا راستہ بند کر چکا تھا

ایسے تو ڑی اتنی پیاری سی گڑیا کو جانے دے سکتا ہوں (وہ ہستے ہوئے اسے کہتا ہے جو اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی پر اندھیرے کی وجہ سے کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی)

وہ اسے اپنے اوپر جھکتا دیکھے اسے دھکا دیتی وہاں سے بھاگتی ہے جب اچانک اس کا پاوں موڑتا ہے اور وہ منہ کے بل نیچھے گرتی ہے وہ پیچھے دیکھتی ہے تو وہاں کوئی نہیں ہوتا وہ ہمت کرتی اٹھ کر اندر کی طرف جاتی ہے گرنے کی وجہ سے اس کا ہاتھ بری طرح زخمی ہوا تھا

www.kitabibasti.com

اسے لگ رہا تھا کہ یہ حرکت سفیر صاحب کے بیٹے دانیال کی ہے پر وہ اسے ڈرائنگ روم میں بیٹھا

دیکھ

ان تھی اگر سب یہاں ہیں تو وہ کون تھا وہ چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے

حیران

فارس اور اہل اسے وہاں کھڑا دیکھ چکے تھے اس لیے وہاں سے اٹھ کر اس کے کمرے کی طرف

جاتے

ہیں

) حورین کیا ہوا بچے کوئی بات کرنی تھی (فارس اندر داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے

ن۔۔۔ نہیں بھائی

کیا ہو (اہل اس کا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھ کر فورا اس کے پاس آتا ہے)

بتاو بچے کیا ہوا ہے (فارس پوچھتا ہے جب اس کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑتی ہے (یہ کیسے ہوا اتنی زیادہ

چھوٹ کیسے لگی (وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھتا ہے جس پر وہ رونا شروع کر دیتی ہے (بیٹھو ادھر (آہل

) اسے صوفے پر بیٹھاتا فسٹ ایڈ بکس لینے جاتا ہے

www.kitabibasti.com

بس بس میرا بچہ زیادہ درد ہو رہا (فارس پوچھتا ہے جس پر وہ روتے ہوئے گردن ہاں میں ہلاتی ہے (بس اب رونا نہیں ابھی بلکل ٹھیک ہو جائے بلکل درد نہیں ہو گا (اہل فسٹ ایڈ بکس کھولتا پیار سے کہتا

)ہے

بھائی درد ہو رہا

سوری میرا بچہ بس ابھی ٹھیک ہو جائے (اہل آہستہ آہستہ اس پر میڈیسن لگاتا ہے میڈیسن لگانے کے

)بعد فارس بینڈ بج کرتا ہے

)اب بلکل نہیں رونا ٹھیک ہے (فارس اس کے آنسو صاف کرتا ہے

پر یہ ہوا کیسے گڑیا (فارس کے پوچھنے پر خوف کا سایہ اس کے چہرے پر لہراتا ہے (بچے بنتا وڈر کیوں

) رہے ہو (اہل اس کے سر پر ہاتھ رکھتا پیار سے کہتا ہے

بھائی وہ۔۔۔۔۔۔ حورین ساری بات اہل اور فارس کو روتے ہوئے بتاتی ہے جبکہ اس کی بات

(سن کر ان دونوں کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی

www.kitabibasti.com

بس میری جان رونا نہیں آپ نے (فارس اس کا سر اپنے سینے سے لگائے غصہ ضبط کرتے ہوئے

کہتا

ہے)

بھائی وہ مجھے لے تو نہیں

چپ ایسی بات نہیں کرتے آپ کے بھائیوں کے ہوتے کوئی اتنی ہمت نہیں کر سکتا (اہل اس کی

بات

آپ کے بھائیوں کے ہوتے کوئی اتنی بہت غیر

ختم ہونے سے پہلے ہوتا ہے) چلو اب لیٹو سو جاو

بھائی آپ میرے پاس ہی رہنا

جی ہم یہاں ہی ہاں آپ سو جاو (فارس اس کے سر میں پیار سے انگلیاں پھیرتا ہے جس سے وہ جلد

سو

جاتی ہے)

www.kitabibasti.com

وہ دونوں لائیٹ بند کرتے آہستہ سے کمرے سے نکل کر نیچھے سیکورٹی روم میں جاتے ہیں لان کے

)بیک سائڈ کا کیمرہ چیک کرو(اہل اپنا غصہ ضبط کرتا وہاں بیٹھے آدمی سے کہتا ہے

سر وہ کچھ دنوں سے کام نہیں کر رہا

تم تب سے بیٹھ کر یہاں کیا کر رہے ہو کس نے صحیح کروانا تھ (فارس غصے سے اس کے منہ پر ایک مکہ

)مارتا ہے

سوری سر

ان کی آواز سن کر گارڈ بھی اندر اچکا تھا

) ی سخت مجھے میں پوچھتا ہے)کوئی اندر آیا تھا توڑی دیر پہلے (اہل سخت لہجے میں پوچھتا ہے

نو سر

کہیں گئے تھے

نہیں سر میں تو مغرب کے بعد سے یہی ہوں

www.kitabibasti.com

ہم ٹھیک ہے جاواور تم میری بات دھیان سے سنو صبح تک یہ کیمرہ صحیح ہوا ہو

جی سر

وہ دونوں کمرے سے باہر نکل کر لان میں کھڑے تھے جب ماہل امان اور حارث کو اپنی طرف آتا

دیکھ

باہر

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں

)کیا ہوا ہے(حارث پوچھتا ہے

مہمان چلے گئے(اہل کے پوچھنے پر فارس اسے گورتا جبکہ ماہل اور امان چہرہ جھکائے مسکرا رہا تھا(جی

چلیں گئے ہیں اب جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاو کیوں میرے دو نمونوں کو اتنا غصہ آیا ہے(حارث

) کے کہنے پر وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں

) کیا ہوا سب خیریت ہے(ان دونوں کو سیر میں دیکھ ماہل سنجیدگی سے پوچھتا ہے

صبح بات کریں گے بھائی ابھی

) شرافت سے ابھی بتاو(فارس کے بولنے سے پہلے حارث بولتا ہے

www.kitabibasti.com

وہ حورین

)کیا ہوا حورین کو(وہ تینوں ایک ساتھ بولتے ہیں

فارس تم ہی بتا دو(اس کے کچھ نہ بولنے پر ماہل فارس سے کہتا ہے(وہ گر گئی تھی ہاتھ پے کافی زیادہ

(چھوٹ لگی ہے(وہ چہرہ جھکائے بولتا ہے

)کیسے لگی ٹھیک تو ہے وہ(حارث پوچھتا ہے

کہاں ہے وہ(ماہل اور امان ایک ساتھ پوچھتے ہیں).جی ٹھیک ہے کمرے میں سو رہی ہے

)پوری بات بتاو(حارث ان دونوں کو کہتا ہے

اس کے پوچھنے پر فارس ساری بات انہیں بتاتا ہے

یہ بات تم ہمیں اب بتا رہے ہو کون آیا تھا گارڈ کہاں ہے(حارث غصے سے کہتا)بھائی پوچھا ہے وہ

)کہ رہا کوئی بھی نہیں آیا آہل کہتا ہے

ان کا دھیان کہاں رہتا ہے کوئی اجا رہا انہیں کوئی خبر ہی نہیں(امان غصے سے بولتا ہے(اتنی ہمت

) کسی میں ہے تو نہیں کون ہو سکتا(ماہل سخت لہجے میں کہتا ہے

حارث سیکورٹی بڑھا دو

صبح ناشتے کے ٹیبل پر سب موجود تھے رات کو شازیہ بیگم یہی رک گئی تھیں حورین شازیہ بیگم کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی لیکن وہ بار بار امان کی طرف دیکھ رہی تو جو اسے گھور رہا تھا

)پھپھو آپ کا بیٹا مجھے ناشتہ نہیں کرنے سے رہا(وہ شازیہ کو آہستہ آواز میں کہتی ہے

اس نے کچھ کہا ہے بیٹا یہی تو مسئلہ ہے پھپھو کچھ کہتے نہیں ہیں بس گھوری جاتے ہیں(اس کے کہنے پر شازیہ بیگم مسکراتے ہوئے امان کی طرف دیکھتی ہیں جو ان کے دیکھنے پر کھانا کھانے میں مصروف ہو

) چکا تھا

اب نہیں تنگ کرے گا اگر کیا تو مجھے بتانا میں اس کے کان کھینچوں گی(شازیہ بیگم کے کہنے پر وہ
) ہستے ہوئے گردن ہاں میں ہلاتی ناشتہ کرنے لگتی ہے

ناشتہ کرنے کے بعد حورین یونیورسٹی چلی جاتی ہے جبکہ امان سب سے مل کر ایرپورٹ پہنچتا ہے کیونکہ وہاں سے اپنی ٹیم کے ساتھ ٹی ٹونٹی میچیز کے لیے دبئی جانا تھا جبکہ باقی سب آفس جا رہے
) تھے اسلام والیکم میڈم ٹائم مل گیا یونی آنے کا(زائشہ حورین سے کہتی ہے

ایک دن نہیں آئی میں

www.kitabibasti.com

ہاں مجھے بتا تو سکتی تھی کہ میں نہیں آ رہی تم بھی نہ او ساری دنیا پاگلوں کی طرح ادھر ادھر پھیرتی رہی

ہوں

اور سوری جانی (حورین اسے اپنے گلے لگائی کہتی ہے)

اچھا اب چلو کلاس نہ مس ہو جاو

او وہاں چلو (وہ دونوں اپنے بیگ اٹھاتی کلاس کی طرف جاتی ہیں)

تقریباً دو بجے وہ فری ہو کر ڈیپارٹمنٹ سے باہر اتی ہیں

اچھا حورین مجھے لینے اگئے ہیں میں چلتی ہوں تمہیں لینے اگئے

نہیں بس آنے والے ہونگے

میرے ساتھ اجاو

نہیں یار تم جاو بس آنے والے ہیں اگر میں یہاں نہ ہوئی تو پریشان ہو جائیں گے

اوکے اللہ حافظ

www.kitabibasti.com

اللہ حافظ

زائشہ کے جانے کے بعد وہ بیگ سے فون نکالنے لگتی ہے پر اس کے بیگ میں اس کی نوٹ بک

نہیں تھی وہ واپس کلاس میں جا کر جہاں بیٹھی تھی وہاں دیکھتی ہے تو نیچھے گری ہوتی ہیے وہ اٹھا کر

بیگ میں رکھ کر

پلٹتی ہے جب کوئی اندر آکر دروازہ لوک کرتا ہے

)کون ہو تم (وہ ڈرتے ہوئے اس سے کہتی ہے جس نے بلیک ہوڈی سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا

متی سے جس نے باک ہوڑی سے اپنا چی

سویٹ ہارٹ مجھے بھول گئی

بھائی آپ کو چھوڑیں گے نہیں مجھے جانے دیں (اس کی بات پر وہ غصے سے اس کی طرف بڑھتا ہے (

)کس کو اپنے بھائیوں کی دھمکی دے رہی ہو (وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر کے ساتھ لگاتا ہے

اہ

کیا ہوا

www.kitabibasti.com

د۔۔۔درد۔۔۔۔ہو رہا

اووو میرا بے بی بھائیوں کی کرسٹل ڈول کو درد ہو رہا ہے

پلیز مجھے جانے دو

او میرا بے بی تو رو دیا (وہ اس کے آنسو صاف کرنے لگتا جب وہ اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیتی ہے
جس

)پر اسے مزید غصہ آتا ہے

)میرے سامنے نخرے نہیں دیکھانے (وہ چہرہ زور سے پکڑ کر اپنی طرف کرتا ہے

)چھوڑیں مجھے (حورین غصہ سے چیختی ہے

میرے بے بی کو غصہ آگیا

کیا چاہتے ہو

چاہتا تو بہت کچھ ہوں پر ابھی تم جو سیاست اور ان

www.kitabibasti.com

اور اپنے حارث اور ماہل بھائی کو ضرور بتانا کہ میر آیا تھا اور وہ بہت جلد ان کی گڑیا کو ان سے دور لے جائے (کہ کر وہ فوراوہاں سے چلا جاتا ہے حورین وہاں سے نکل کر فور باہر جاتی ہے اس کی آخری بات سن کر وہ اب تک خوف سے کانپ رہی تھی جب اس کا فون بجتا ہے وہ دیکھتی ہے تو حارث کی کال ہوتی

(ہے

بیٹا آپ کہاں ہو میں کب سے باہر ویٹ کر رہا ہوں (کال لیں کرتے ہی اسے حارث کی آواز سنائی دیتی

(ہے

بھائی (وہ روتے ہوئے اسے پکارتی ہے)

بیٹا آپ رو کیوں رہی ہو کہاں ہو آپ

(کیا ہوا ہے (حارث پریشانی سے پوچھتا ہے

پارکنگ ایریا میں

آپ وہیں رکھ میں آرہا ہوں (وہ دو منٹ میں پارکنگ ایریا میں پہنچتا ہے جہاں وہ ایک بینچ پر بیٹھی رہ

www.kitabibasti.com

)رہی تھی وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آتا ہے

کیا ہوا بیٹا آپ رو کیوں رہے ہو (اس کے پوچھنے پر وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے رونے لگتی ہے (

بھائی وہ کل کوئی گھر آیا تھا وہ آج یہاں بھی آیا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ حارث اور ماہل بھائی کو بتانا کے میر

آیا تھا

بھائی پلیز مجھے چھپا لیں کہیں وہ مجھے لے جائے گے (اس کی بات سن کر اس کا غصہ سوا نیزے کو پہنچ

گیا

(تھا

بس بس رونا نہیں بھائی آ گئے ہیں نہ چلو اٹھو گھر چلیں (گاڑی کے پاس جا کر اسے بٹھا کر باہر کھڑا

کسی کو

)فون کرتا ہے

تمہیں ایک کام دیا تھا وہ تم نہیں کر سکے وہ شخص میری فیملی تک پہنچ گیا ہے ڈھونڈ و اسے جہاں سے

مرضی مجھے وہ ہر حال میں چاہے وہ اپنی بات کہہ کر کال کاٹ دیتا ہے اور گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی

طرف

www.kitabibasti.com

)روانہ ہوتا ہے

☆

وہ شخص گھر میں داخل ہوتا ہوڈی اتار کر صوفے پر پھینکتا ہے میں تم لوگوں کو برباد کردوں گا جیسے تم لوگوں نے مجھے کیا تھا

کہیں کا نہیں چھوڑوں گا سب چھین لوں گا تم لوگوں سے اس پیاری سی گڑیا کو بھی (وہ فون پر حورین کا

ڈرا سہا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے (اب یہ ویڈیو جائے گی کرسٹل ڈول کے فادرز کو (وہ کلاس روم میں بنی ویڈیو کو شہروز اور شیراز ملک کے

نمبر پر سینڈ کرتا ہے)

حورین گھر آکر سو گئی تھی حارث سٹڈی میں بیٹھا ماہل کو سب بتا رہا تھا

تقریب شام کے چھ بج رہے تھے جب باہر سے شہروز اور شیراز صاحب کی آواز آتی ہے

حورین کہاں ہے (شیراز صاحب پوچھتے ہیں) یونیورسٹی سے آکر سو گئی تھی ابھی اٹھی ہے کمرے میں ہے (سائرہ بیگم جواب دیتی ہیں)

www.kitabibasti.com

حارث اور ماہر کہاں ہیں (شہروز صاحب پوچھتے ہیں)

وہ دونوں سٹڈی میں ہیں جاو فارس بیٹا بھائیوں کو بلا کر لاو

جی ماما

کیا ہوا ہے سب خراب ہے (صدرہ بیگم پریشانی سے پوچھتی ہیں).جی بابا (حارث اور ماہل ایک ساتھ کہتے ہیں)

کیا یو رہا تم لوگوں کو کچھ خبر ہے (شہروز صاحب سخت لہجے میں پوچھتے ہیں)

کیا ہوا چاچو کوئی تو لوگوں کی بہن کو ڈرا رہا تنگ کر رہا ہے اور تم لوگوں کو پتا ہی نہیں کیا ہے یہ (شیراز صاحب فون پر ویڈیو پلے کرتے ان کے سامنے کرتے ہیں ویڈیو دیکھ کر صدرہ اور سائرہ بیگم کی تو جان نکل رہی تھی)

بابا ہم اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں (ماہل کہتا ہے)

کوشش کیا کوشش کر رہے ہو (شیراز صاحب غصے سے چیختے ہیں)

باہر سے آوازیں سن کر حورین پریشان کی باہر اتی ہے جب شیراز صاحب کی نظر اس پر پڑتی ہے تو وہ مسکراتے ہوئے اسے نیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہیں

www.kitabibasti.com

) کیاہوامیرابچہ (شیراز صاحب اسے اپنے سینے سے لگائے پیار سے پوچھتے ہیں

بڑے بابا آپ اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں

یہ جو آپ کے بھائی ہیں نہ کوئی کام صحیح سے نہیں کرتا تو انہیں تو ڑا سا ڈانٹ رہا تھا

بھائیوں کو نہیں ڈانٹیں ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاوں گی (اس کے کہنے پر سب کے چہروں پر

)مسکراہٹ آتی ہے

ارے نہیں بابا ناراض نہ ہونا نہیں ڈانٹتا تمہارے بھائیوں کو

پرامس

پرامس (شیراز صاحب کے کہنے پر وہ مسکراتی ہے تو شیراز صاحب شفقت سے اس کے سر پر لب

(رکھتے ہیں

باباماما نے آج مجھے ڈانٹا (اب وہ شہروز صاحب کے ساتھ بیٹھی ان سے صدرہ بیگم کی شکایت کر رہی

) تھی

ارے بیگم کیوں ڈانٹا آپ نے ہماری گڑیا کو

www.kitabibasti.com

کوئی بات نہیں مانتی آجکل نہتے ضدی ہو گئی ہے آپ کی بیٹی

ارے ہماری بیٹی ضدی تو نہیں ہے ساری باتیں مانتی ہے (صدرہ بیگم کے کہنے پر شیر از صاحب بولتے ہیں جس پر سب مسکراتے ہیں

جی ہماری بیٹی بہت اچھی آپ ڈانٹا نہ کریں (شہروز صاحب بولتے ہیں (اچھا جی نہیں ڈانٹتے آپ کی بیٹی کو صدرہ بیگم کے کہنے پر سب ہستے ہیں

نوین اٹھ جاو یار یونیورسٹی نہیں جانا تم نے (فائزہ نوین کو اٹھا اٹھا کر تک گئی تھی پر وہ اٹھنے کا نام نہیں لے

رہی تھی)

نہیں جانا میں نے آج (وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے (

کیوں نہیں جانا

آج میچ ہے اس لیے

اف اللہ نوین خدا کا خوف کرو یار میچ دو بجے ہے اور آج تمہاری اتنی ایمپورٹنٹ کلاس بھی تو ہے تو

میں کیا کروں (نوین کے کہنے پر فائزہ حیران نظروں سے اسے دیکھتی ہے (

www.kitabibasti.com

اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جاو بابا کے لیے ناشتہ بناو

)جار ہی ہوں سو جاو تم (وہ غصے سے کہتی کمرے سے باہر نکل جاتی ہے

لویو میرے لیے بھی ناشتہ بنا دینا (وہ اونچی آواز میں کہتی دوبارہ لیٹ جاتی ہے جبکہ باہر بیٹھے عجاز

صاحب

) اس کی بات پر مسکرا رہے تھے

)کیا ہوا بیٹا (عجاز صاحب فائزہ سے کہتے ہیں

کچھ نہیں بابا پتا تو آپ کو ایسے ہی تنگ کرتی جیسے میں نہیں وہ چھوٹی ہو (اس کی بات پر وہ ہستے ہوئے

وہ وہ ہستے

)ناشتہ کرنے لگتے ہیں

نوین کم جانے لگے ہیں دروازہ بند کر لو اور ناشتہ بھی کر لینا میں نے بنا دیا ہے

اچھا ٹھیک ہے بائے (نوین دروازہ بند کرتے دوبارہ کمرے میں جا کر سو جاتی ہے

www.kitabibasti.com

اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے جب حورین اپنے کمرے میں بیٹھی امان سے ویڈیو کال پر بات کر

رہی تھی

آپ نے وہاں جا کر نہ کوئی کال کی نہ میسج

سچ میں بہت بزی تھا میچ کی پریکٹس کر رہے تھے

اووا اچھا

ہیں اب بس توڑی دیر میں میچ سٹارٹ ہونے والے ہے

)اوویس گڈ لک فور ٹوڈے میچ (وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے

تھینک یو

چلیں اب آپ پریکٹس کرلیں میسج کے بعد بات کریں گے

اوکے بائے

www.kitabibasti.com

حورین تینوں دن یونیورسٹی نہیں گئی تھی اور ایک منٹ کے لیے بھی ایل سی ڈی کے آگے سے اٹھتی نہیں تھی جب تک میچ ختم نہ ہو جاتا آج آخری میچ تھا اور وہ لوگ یہ سیریز جیت گئے تھے امان کو مین

آف دی سیریز کا ایوارڈ ملا تھا اور حورین پچھلے ایک گھنٹے سے امان سے بات کر رہی تھی

جو میں نے چیزیں بتائیں ہیں وہ ساری لے کر آنی ہیں

اچھا بابا لے آؤں گا اب سو جاو ایک بج گیا

)اوکے گڈ نائٹ بائے بائے (وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے

گڈ نائٹ جائے

سر ان کی ساری ڈیٹیل اور کچھ تصاویر اس یو ایس بی میں ہیں

)ہم ٹھیک ہے جاو (میر شاہ کی سرد آواز پر وہ فوراً آفس روم سے نکلتا ہے

بدلہ لینا تھا پر تم سے تو مجھے عشق ہو رہا ہے میں خود کو روک نہیں پا رہا وہ حورین کی تصویر دیکھتے ہوئے

)کہتا ہے

www.kitabibasti.com

تمہاری معصوم چہرہ نے مجھے اپنا دیوانہ بنالیا ہے اس میں میری غلطی نہیں ہے (وہ مسکراتے ہوئے

) حورین کی تصاویر دیکھ رہا تھا

کچھ پتا چلا کون ہے یہ میر شاہ (اس وقت آفس کے میٹنگ روم میں شہروز اور شیراز صاحب کے

ساتھ

آفس کے مینگا

) ماہل حارث اہل اور فارس موجود تھے

) جی بابا (شیراز صاحب کے پوچھنے پر وہ جواب دیتا ہے

ایک بزنس ایل تھی جو ہمیں تھی تھی پہلے اس کی کمپنی کو لی تھی پر انہوں کنٹریکٹ ختم کر کہ

ہمارے

ملی پر

ساتھ ڈیل کی جس کی وجہ سے اسے کافی نقصان ہوا تھا اور اب وہ (حارث بتاتے ہوئے آخر میں

خاموش

) ہو جاتا ہے

www.kitabibasti.com

)دھیان رکھو اب یہ حورین تک نہ پہنچے (شہروز صاحب کہتے ہیں

جی

حورین ڈنر کر کے اب اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی دو دن بعد اس کا ٹیسٹ تھا جب اچانک

اہل

اور فارس دروازہ کھول کر اندر آتا ہے

ہم اپنے ذرائع سے یہ خبر ملی ہے کہ اس کمرے میں دنیا کی حسین ترین لڑکی رہتی ہے ایسے ان سے

ملاقات کرتے ہیں (حورین جو پریشان کی انہیں دیکھ رہی تھی اہل کہ بات سن کر ہسنے لگتی ہے جو

) پورٹر تھا اور فارس کیمرہ مین

بھائی نہ کریں

تو ناظرین جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں وہ شرما رہی ہیں اس لی ہم بعد میں انٹرویو لیں گے (اس کے

کہنے پر

)کمرے میں تینوں کا قہقہ گونجتا ہے

کیا ہو رہا بھٹی (امان جو توڑی دیر پہلے پہنچا تھا سب سے مل کر اب حورین سے ملنے آیا تھا پر یہاں پر دو

www.kitabibasti.com

) امان آپ اگئے (حورین فور اًبیڈ سے اتر کر اسے ملتی ہے) نمونے موجود تھے

کیسی ہو

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں آپ نے آنے سے پہلے بتایا ہی نہیں اب میں آپ سے ناراض ہوں (وہ

منہ بنا

(کر کہتی پر ہیڈ پر جا کر بیٹھ جاتی ہے جس پر وہ تینوں مسکراتے ہیں

) یہ کیا کر دیا آپ نے (فارس اپنے سر پر ہاتھ مارتا کہتا ہے

میں نے تو سرپرائز دیا ہے یار

)پسند نہیں ایا (اہل بستے ہوئے کہتا ہے جس پر امان اسے گورتا ہے

)ہٹو پیچھے تم (امان اہل کو سائڈ پر کرتا حورین کے پاس جاتا ہے

سوری معافی مل سکتی ہے

اب اتنے پیار سے کوئی معافی مانگے تو کرنا پڑے گا نہ (وہ فارس اور اہل کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس

پر وہ

www.kitabibasti.com

)ہاں میں سر ہلاتے ہیں جبکہ امان مسکراتا ہے

تو مطلب میں عدالت سے بری ہو گیا

(جی بلکل امان کے کہنے پر اہل اور فارس کہتے تو سب ہستے ہیں

میرے گفٹس

لا یا ہوں بابا پیچھے ہے بیگ

ہیں(زمان کے کہنے پر وہ بھاگتے ہوئے پیچھے جاتی ہے جس پر وہ تینوں ہتے ہیں)

توڑی دیر بیٹھنے کے بعد امان واپس چلا گیا تھا

صبح کے دس بج رہے تھے امان ناشتہ کر کے باہر لان میں شازیہ بیگم کے پاس آ کر بیٹھتا ہے

ماما آپ سے ایک بات کرنی تھی

ہیں بیٹا بولو

وہ میں ماما۔۔۔

کیا ہوا بیٹا سب خیریت ہے

www.kitabibasti.com

ماما میں حورین سے شادی کرنا چاہتا ہوں (اسکی بات پر وہ مسکراتی ہیں (مجھے اپنے بیٹے کی پسند کا پتا

ہے اس لیے میں اور تمہارے بابا نے تمہارے جانے کے بعد بھائی صاحب

سے بات کی تھی

)کیا کہ ماموں نے (وہ اس کی بیتابی پر مسکراتی ہیں

انہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے پر وہ ایک دفعہ حورین سے پوچھ گیں

ماموں نے پوچھا اس سے

کیا ہو گیا بیٹا توڑا صبر کرو

) صبر ہی تو نہیں ہو رہا مام (اس کی بات پر وہ ہستے ہوئے اس کے کندھے پر چپت لگاتی ہیں

بلایا ہے آج تمہارے ماموں نے پیچ پے دیکھو کیا جواب آتا ہے

ہم

حورین بیٹا بیٹھو بات کرنی ہے تم سے

جی ماما

www.kitabibasti.com

بیٹا تمہارے بابا اور بڑے بابا تمہاری شادی کا سوچ رہے ہیں

ماما اتنی جلدی شادی

) بیٹا ابھی صرف نکاح کریں گے رخصتی بعد میں (سائرہ بیگم کہتی ہیں

تمہارے پھپھو نے رشتہ بھیجا

پھپھو نے

ہیں تمہارے بابا نے تم سے پوچھنے کا کہا ہے بتاؤ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جیسے بابا کی مرضی

میرا بچہ جیتی رہو (سائرہ اور صدرہ بیگم اسے ڈھیروں دعائیں دیتی پیار کرتی کمرے سے نکل کر نیچھے

)لاونج میں جا کر سب کو بتاتی ہیں

اس وقت لاونج میں سب بڑے بیٹھے تھے شازیہ بیگم اور زمان صاحب بھی اگئے تھے اور اگلے جمعہ کو

www.kitabibasti.com

امان اور حورین کا نکاح طے پایا تھا

)ماما میں ایک دفعہ حورین سے ملنا چاہتا ہوں (امان شازیہ بیگم سے کہتا ہے

نہیں ماما پلیز آج ہی ملنا ہے (امان کے کہنے پر وہ اسے ایک گوری سے نوازتی . کل ہی مانا ایک دفعہ

)ہیں

ماما پلیز

کیوں

ماما وہ بس ملنا ہے پلیز (اس کے کہنے پر وہ ہستی ہیں (اچھا کوشش کرتی ہوں ویسے کام توڑا مشکل ہے

تھینک یو ماما مجھے پتا ہے آپ کر لیں گی (وہ ان کے گلے لگتا کہتا و یانا سے جانے لگتا ہے جب کچھ یاد

آنے پر

(رکتا ہے

میں کو اڈریس بتاوں گا وہی بھیجنا اسے پلیز

اچھا ٹھیک ہے

www.kitabibasti.com

حورین بیٹا میری دوست کی بیٹی کی شادی ہے اور تمہیں میرے ساتھ جاتا ہے (سائرہ بیگم حورین کے

)کمرے میں آتی کہتی ہیں

آج

ہیں بیٹا پلیز

اوکے

چلو میرا بیٹا جلدی سے تیار ہو جاو میں نے تمہارے کپڑے پر لیس کروا دیے ہیں

و جاؤ میں نے تمہارے کپڑے پر میں کروادے

اوکے بڑی ماما

تیار ہو کر پیچھے آجانا میرا لینچہ

جی

مان گئی

www.kitabibasti.com

ہیں تمہیں تو تو پیڑ ہے میری کسی بات پر نہ نہیں کرتی

اسی لیے تو آپ کو بھیجا تھا(صدرہ بیگم مسکراتے ہوئے کہتی ہیں جس پر سائرہ بیگم بھی مسکراتی ہیں(

بڑی ماما میں ریڈی ہو گئی ہوں(تقریبا آدھے گھنٹے بعد وہ پیروں کو چھوتی لال رنگ کی فراک پہنے نیچھے

آتی ہے(ماشاءاللہ(اس کو دیکھ کر صدرہ اور سائرہ کے منہ سے بے اختیار نکلتا ہے(کھلے لمبے بالوں

میں لوز کرل ڈالے چہرہ پر ہلکا سا میک اپ اور لائیٹ سی جیولری پہنے وہ حسین کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی

میری بچی کو نظر نہ لگے کسی کی(صدرہ بیگم حورین کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہیں جس پر وہ مسکراتے

)ہوئے دونوں کے گلے لگتی ہے

چلیں بڑی ماما

بیٹا مجھے ابھی توڑا سا کام ہے تم ڈرائیور کے ساتھ جاو میں توڑی دیر تک اجاوں گی

پر بڑی ماما میں اکیلے

میری جان اس کا بار بار فون ارہا ہے منے کہا ہے کہ تم پہنچنے ولی ہو اور میں توڑی دیر تک اوں گی

www.kitabibasti.com

بڑی ماما

میرا بچہ میں جلدی آجاو گی

ہیں پکا بابا

اوکے بائے جلدی آیئے گا

اوکے بائے

بیٹا پہنچ گئے

اچھا(وہ گاڑی سے اتر کرایک نظرارد گردد یکھتی ہے شام کے ساڑھے چھ بج رہے تھے ہر طرف

)اندھیرا تھاوہ آہستہ آہستہ اندر جاتی ہے

ہائے اللہ یہاں تو اتنااندھیرا ہے کہیں میں غلط جگہ تو نہیں آگئی (وہ خود سے باتیں کرتی اگئے جاتی ہے

جہاں ہر جگہ موم بتیوں جل رہی تھی اور ماحول کو خوشگوار بنارہی تھی)

کتناپیارالگ رہاہے(اس کی میٹھی آواز سن کرمان کراتاہے اس کے اندرداخل ہونے سے

یہاں آنے تک وہ اس کے ساتھ ہی تھا

www.kitabibasti.com

ابھی وہ اسی منظر میں کوئی آگے جاتی ہے تو ہر جگہ سرخ گلابوں سے چھپی ہوئی تھی ارد گرد موم بتیاں جل رہی تھی اور پھولوں کی پتیوں کی مدد سے آگے جانے کا راستہ بنا تھا وہ اگئے جاتی ہے تو سامنے سے لایٹ اون ہوتی ہے اچانک لایٹ اون سے وہ آنکھیں بند کرتی چند سیکنڈ بعد کھولتی ہے تو سامنے کا منظر

دیکھ کر حیران ہونے کے ساتھ خوش بھی ہوتی ہے اب اسے سب سمجھ آگئ تھی

گلاب کے پھولوں کی مدد سے بڑا سا دل بنا تھا جس کے اندر "ویل یو میری می" لکھا تھا وہ اس منظر میں کھوئی تھی جب پیچھے سے امان کی آواز آتی ہے وہ پلٹتی ہے تو سامنے کچھ قدموں کے فاصلے پر امان گھٹنوں

)کے بل ہاتھ میں انگھوٹی پکڑے بیٹھا اسے دیکھ رہی تھی

حورین ویل یو میری می کیا تم حورین شہروز ملک سے حورین امان ملک بنو گی میری زندگی میں شامل ہو کر میری بے جان زندگی میں جان بھر دو حورین گال کے پیچھے انگلی رکھے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی ہے جس پر وہ مسکراتا ہوا اسے انگوٹھی پہناتا ہے اور آتش بازی ہوتی ہے جو آسمان پر

(خوبصورت اور دلکش منظر پیش کر رہی تھی

www.kitabibasti.com

آئی لو یو سو نچ (امان کے کہنے پر وہ مسکراتی ہے)

یہ کتنا پیارا الگ رہا ہے (وہ اس دلکش منظر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے)

ہیں لیکن تم سے کم (امان اس کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے (ہائے اللہ امان نہ کریں مجھے شرم ارہی ہے (

اس کے مسلسل دیکھنے پر وہ شرماتے ہوئے کہتی ہے جس پر

) امان کا قور بہ گونجتا ہے

)اود میرا بچہ شرم ارہی (امان اس کے چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہتا ہے

امان

)اچھا اچھا نہیں کرتا تنگ اجاو ڈنر کریں (وہ اس کا ہاتھ پکڑے ٹیبل پر آتا ہے

ڈنر کے دوران وہ ہلکی ہلکی باتیں کر رہے تھے جس پر حورین شرماتی کبھی اسے گورتی جس پر امان

مسکراتا

تھا

بہنوئی صاحب کی ڈیٹ زیادہ لمبی نہیں ہو گئی (اہل منہ بنا کر کہتا ہے جس پر ماہل اسے گور کر دیکھتا

ہے

www.kitabibasti.com

)جبکہ فارس اپنی ہنسی کنٹرول کرتا ہے

کیا کہ رہا تھا یہ

وہ یہ کہ رہا تھا کہ وہ حورین کب تک آئے گی

کیوں تم لوگوں نے کیا کرنا ہے

وہ ہمارا دل نہیں لگتا نہ اس کے بغیر (دونوں چہرہ جھکائے کہتے وہاں سے اٹھ کر باہر لان میں چلے

جاتے

)ہیں جبکہ ان کی بات پر وہ حارث اور ماہل بھی اداس ہو جاتے ہیں

وہ دونوں اٹھ کر ان دونوں کے پیچھے جاتے ہیں کیا ہوا ہمارے دو نمونوں کو ایسے منہ کیوں لڑکا ہوا

تم دونوں کا (فارس ان دونوں کے پاس بیٹھتا ہوا کہتا

)ہے

حورین کی شادی ہو جائے گی تو پھر وہ کبھی کبھی یہاں آئے گی ہم اسے بہت مس کریں گے (اہل

کے

)کہنے پر فارس اسے گلے لگاتا ہے

www.kitabibasti.com

بہنوں نے ایک نہ ایک دن تو شادی کر کے اپنے گھر جانا ہوتا ہے اس کے لیے بھی مشکل ہے اب تم دونوں ایسی شکلیں بناؤ گے تو وہ بھی اداس ہو جائے گی (ماہل کے کہنے پر وہ دونوں اس کی طرف دیکھتے

ہیں)

پر ہمارا اس کے بغیر دل نہیں لگتا (فارس کے کہنے پر ماہل اور حارث ان دونوں کی طرف دیکھتے ہیں

) پر ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ تڑپ جاتے ہیں

کیا ہو گیا ہے تم لوگ تو اتنے بہادر اور سٹرونگ ہو ایسے نہیں کرتے وہ خوش ہے اور جب وہ خوش ہے تو ہم بھی خوش

ہم (حارث کے کہنے پر وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتے ہیں (اب شکلیں ٹھیک کرو اپنی آنے والی ہے تم لوگوں کو ایسے دیکھے گی تو پریشان ہو جائے گی اور ہماری شامت آجائے گی کہ ہم نے اس کے چھوٹے معصوم بھائیوں کو کچھ کہا ہے (ماہل کے کہنے پر سب ہنستے

ہیں)

www.kitabibasti.com

بڑی ماما آپ نے اچھا نہیں کیا(ابھی توڑی دیر پہلے امان حورین کو چھوڑ کر گیا تھااور تب سے وہ سائرہ بیگم کے پاس بیٹھی منہ بناتے ہوئے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے

)گلے لگایا تھا

میرا بچہ اگر میں بتا دیتی تو سرپرائز نہیں رہتا نہ

)ہاں(ان کی بات پر وہ سوچتے ہوئے کہتی ہے

کیسا رہا ڈنر

بہت اچھا(وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے)

اللہ ہمیشہ میری بچی کو خوش رکھے کسی کی نظر نہ لگے کسی کی چلو اب جا کر آرام کر واو کے گڈ نائٹ ماما

)گڈ نائٹ بڑی ماما(وہ دونوں کو کہتی فارس کے کمرے کے کمرے کی طرف جاتی ہے

)کیا ہوا بھائی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے(وہ فارس کو خاموشی سے بیڈ پر لیٹا دیکھ پوچھتی ہے

)کچھ نہیں بس ویسے ہی پکا وہ اس کے پاس بیٹھتی ہے

بھائی آپ کو کیا ہوا ہے کچھ ہوا ہے بتاؤ مجھے(فارس کے جواب نہ دینے پر وہ صوفے پر لیٹے اہل سے

www.kitabibasti.com

(پر چھتی ہے جس پر وہ اٹھ کر ان دنوں کے پاس اگر بنتا ہے

) کیا(اہل کے کہنے پر وہ پریشان ہو جاتی ہے کچھ نہیں ہو بس اس کے کان خراب ہو گیے ہیں

کیا بکواس کر رہا منہ بند رکھ تم پریشان نہ ہو ایسے بول رہا ہے کان خراب ہوں میرے دشمنوں کے

اس)

) کے کہنے پر وہ دونوں ہستے ہیں

تو آپ بتائیں کیا ہوا ہے آپ دونوں کو ایسے منہ کیوں بنایا ہے بھائی نے تو ڈانٹتا (وہ ایک دم پاس

آنے پر

(بولتی ہے (نہیں گڑیا (وہ دونوں ایک ساتھ بولتے ہیں

میں پوچھتی ہوں انہیں (وہ کہ کر ان کے کمرے سے نکل کر سٹڈی میں جاتی ہے وہ دونوں بھی اس

کے

پیچھے آتے ہیں (بھائی (وہ سٹڈی میں داخل ہوتی ان دونوں کو مخاطب کرتی ہے جو کوئی فائل دیکھ

رہے تھے (جی بھائیوں کی جان (ان کے کہنے پر وہ پہلے مسکراتی پر یاد آنے پر منہ بناتی وہاں پڑے

صوفے پر بیٹھی

www.kitabibasti.com

(ہے

(کیا ہوا ہماری گڑیا کو(وہ دونوں اس کے پاس آکر بیٹھتے ہیں

نہیں بچے ہم نے کچھ نہیں کہا(اس کے Withah Mao آپ نے بھائیوں کو کچھ کہا ہے

)پوچھنے پر حارث جواب دیتا ہے

پکا

)ہیں پکا(ماہل کہتا ہے

ارے گڑیا بھائیوں نے کچھ نہیں کہا اس کدو کا منہ ویسے لٹکا رہتا ہے(اہل ہستے ہوئے کہتا ہے)

کدو کسے کا تو نے تو ہو گا کدو بلکہ کریلا وہ بھی سڑا ہوا(فارس کے کہنے پر وہ تینوں ہستے ہیں اور ان کو دیکھ

(وہ بھی ہستے ہیں

توڑی دیر بیٹھ کر وہ لوگ باتیں کرتے ہیں جب حارث انہیں سونے کا کہتا ہے

چلو جاو کر اب آرام کرو صبح بہت کام ہے

www.kitabibasti.com

اور اگر تم دونوں کل جلدی نہ اٹھے نہ

اٹھ جائیں گے بھائی (وہ دونوں ماہل کی بات ختم ہونے سے پہلے بولتے ہیں)

بھائی نہ ڈانٹا کریں میرے معصوم بھائیوں کو (وہ ان دونوں کے گلے لگتی کہتی ہے جسکی وہ دونوں

) ستے ہوئے حارث اور ماہل کو دیکھ رہے تھے اور حورین کے دیکھنے پر معصوم شکل بنا لیتے تھے

پر اچھا بابا کچھ نہیں کہتے اب سو جو جا کر اور تم لوگ بھی سو جاوا سے تنگ نہ کرنا

) اوکے گڈ نائٹ بھائی (حورین سب کو کہتی اپنے کمرے کی طرف جاتی ہے

میر شاہ اپنے خاص ملازم کو بلاتا ہے

جی سر

) پتا کرو آج حورین یونیورسٹی آئی ہے کہ نہیں اوکے سر (کہ کر وہ کمرے سے نکل جاتا ہے

اتنے دیر ہو گئی کیوں نہ سویٹ ہارٹ آج ملاقات کی جائے آپ کا دیدار بھی ہو جائے گا (وہ موبائل

پر

) اس کی تصویر کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے

www.kitabibasti.com

توڑی دیر بعد وہی آدمی دوبارہ آتا ہے

سر وہ آج نہیں آئی

کیوں

سر ابھی کچھ پتا نہیں چل رہا وہ ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں ارہی (اس کی بات سن کر میر شاہ کچھ گڑبڑ

لگی)

آدھے گھنٹے میں مجھے اس کی وجہ پتا چل جانی ہے

اوکے سر

)یہ ملک کر کیا رہے ہیں کچھ کرنا پڑے گا (وہ کچھ سوچتے ہوئے کہتا کمرے سے باہر چلا جاتا ہے

ہر کو نکاح کی تیاریوں میں مصروف تھا

خورین بیٹا آپ کی ساری چیزیں آئی ہیں کچھ چاہے تو نہیں ہے

نہیں بڑے بابا

www.kitabibasti.com

کیاہوا میرا بیٹا

کچھ نہیں

مجھے بھی نہیں بتاو گی میں تو آپ کا بیسٹ بڑی ہوں (وہ مصنوعی ناراضگی سے پوچھتے ہیں) پتا نہیں

بیت گبھراہٹ ہو رہی ہے جیسے کچھ بڑا ہونے والا ہے

نہ میرا بچہ ایسے نہیں کہتے سب اچھا ہو گا تم فکر نہیں کرو چلو آو مل کے ناشتہ کرتے ہیں آج باپ بیٹی

)(وہ مسکراتے ہوئے کہتے ہیں جس پر وہ بھی مسکراتی ہے

گارڈ اپنی ڈیوٹی دے رہے تھے جب ایک بزرگ ان کے پاس آتے ہیں بیٹا یہ کس چیز کی تیاریوں ہو

رہی

ہیں

بابا جی چھوٹے صاحب کی بیٹی کا نکاح ہے آج

)اچھا اچھا چلو اللہ نصیب اچھے کرے بچی کے (کہ کر وہ بزرگ وہاں سے چلے جاتے ہیں

آمین

میر شاہ اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب اس کا خاص آدمی (علی) اجازت لے کر اندر داخل ہوتا ہے

www.kitabibasti.com

) ہم کیا خبر ہے سر وہ آج ان کا نکاح ہے (یہ بات میر شاہ کے لیے کسی دھماکے سے کم نہ تھی

تو پہلے تم کہاں تھے کہا تھا تمہیں ان پے نظر رکھو (وہ چیختے ہوئے کہتا ہے (سر وہ بہت خاموشی سے

یہ کام کر رہے ہیں کچھ معلوم ہی نہیں ہونے دیا تو تمہیں اسی لیے کہا تھا ان پر نظر رکھو جاہل انسان

سوری سر

) جسٹ شٹ آپ (غصے سے اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا

کس کے ساتھ نکاح ہو رہا ہے

امان ملک

اس امان کا بھی کچھ کرنا پڑے گا سر آپ کہیں تو اٹھا لیتے ہیں

نہیں

آج تو سویٹ ہارٹ سے ہی ملاقات ہو گی ان کے گھر پر نظر رکھو کون آ رہا ہے کون جا رہا ہے ایک

)ایک منٹ کی ڈیٹیل چاہیے مجھے (وہ ہستے ہوئے کہتا آخر میں آرڈر دیتا کمرے سے نکلتا ہے

سب تیاریاں مکمل ہو چکی تھی مہمان انا شروع ہو چکے تھے نکاح کا فنکشن گھر پر تھا ماما حورین کو کتنے

)بجے سیلون سے لینا ہے (حارث صدرہ بیگم سے پوچھتا ہے

www.kitabibasti.com

بیٹا آدھے گھنٹے تک لے لینا

کس کے ساتھ گئی ہے

اہل چھوڑنے گیا تھا

ماما کسی کو تو اس کے ساتھ بھیجتے آپ چلی جاتی یا بڑی ماما چلی جاتی بیٹا کام تھا اسی لیے وہ تو نہیں جا رہی بڑی مشکلوں سے بھیجا ہے اچھا میں جا رہا ہوں اسے لینے میرے پہنچنے تک ریڈی ہو گئی ہو گی

سر ابھی حارث ملک گھر سے نکلیں ہیں گھر حورین میڈم کو سیلون سے لینے کے لیے ٹھیک ہے ان کے پیچھے ہی رہو میں نکل رہا ہوں

اوکے سر

حارث ریسیپشن پر جا کر حورین کو بلانے کا بولتا ہے توڑی دیر بعد وہ باہر اتی ہے

ماشاءاللہ (وہ اس کے سر پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے جس پر وہ مسکراتی ہے (بہت پیاری لگ رہی ہے میری بہن کسی کی نظر نہ لگے (وہ اسے دیکھتے ہوئے کہتا جو وایٹ کلر کی شورٹ شرٹ اور شرارہ پہنے بالوں کا سٹائلش جوڑا بنائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اس کے چہرے کو میک اپ کی ضرورت نہیں تھی اسی لیے ہلکے سے میک آپ میں بھی دی بہت حسین لگ رہی تھی)

www.kitabibasti.com

تھینک یو بھائی

چلو آو(وہ اس کا ہاتھ پکڑے گاڑی کی طرف جاتا ہے اسے بیٹھا کر خود ڈرائیو نگ سیٹ پر اکر بیٹھتا ہے(مغرب کا وقت ہو رہا تھا ملکی ہلکی روشنی تھی سڑک سنسان تھی ابھی وہ راستے میں تھے جب ایک گاڑی ان کے آگے آکر روکتی ہے حارث فور بریک لگاتا ہے اچانک بریک لگنے کی وجہ سے حورین کا سر ڈیش

بورڈ پر لگنے لگتا ہے جب حارث آگے ہاتھ کرتا ہے

آپ ٹھیک ہو حورین

جی بھائی

آپ گاڑی میں بیٹھو میں اتا ہوں ابھی

بھائی کہاں جارہے ہیں

بیٹا یہی ہوں بس ان سے دو منٹ بات کر کے ایا بس دو منٹ

جلدی آئے گا بھائی

)ہم (وہ گاڑی سے نکل کر ان کی طرف جاتا ہے

www.kitabibasti.com

کیا بد تمیزی ہے یہ

)ابھی تو ہم نے کچھ کیا نہیں ہے ملک صاحب (علی ہنستے ہوئے کہتا ہے

بکواس بند کرو اپنی اور گاڑی ہٹاو آگے سے (ابھی وہ بول رہا تھا میر شاہ کی آواز آتی ہے جو پیچھے کھڑی

) گاڑی سے اتر رہا تھا

کیسے ملک صاحب

اووتو یہ تمہارا کام ہے

جی بلکل سالے صاحب

بکواس بند کرو اپنی اور دفعہ ہو یہاں سے (وہ غصے سے کہتا گاڑی کی طرف بڑھتا ہے جب اسے دو

آدمی

(پکڑے ہیں

بھائی (اندھر ڈری سہی بیٹھی تھی پر یہ منظر دیکھ کر باہر نکلنے لگتی ہے لیکن حارث سے آنکھوں سے

اندر

www.kitabibasti.com

)ہی رہنے کا اشارہ کرتا ہے

اتنی بھی کی جلدی ہے جانے کی سالے صاحب ابھی تو ہم نے آپ کی بہن کا دیدار بھی نہیں کیا بکو اس بند کرو اپنی (وہ غصے سے بولتا اپنا چھوڑ وا تا ان کی درگت بنا رہا تھا جب میر شاہ گن نکال کر اس کی طرف کرتا ہے (رک جایئے سالے صاحب حورین یہ دیکھتی گاڑی سے نکلنے لگتی ہے

حورین باہر مت نکلنا (حارث اس باہر نکلتا دیکھ بولتا ہے (اگر تم باہر نی آئی تو تمہارا بھائی جان سے جائے گا

نہیں بھائی کو پلیز کچھ نہ کہیں (وہ گاڑی سے باہر نکل کر کہتی ہے (نہ دو گاڑی کہتی کہ

حورین تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی اندر بیٹھو (اسے پھر سے دو آدمیوں نے مضبوطی سے پکڑ ہوا تھا وہ میر شاہ کو حورین کی طرف بڑھتا دیکھ کر چیختا ہوا کہتا ہے اس اپنی غلطی پر شدید غصہ ارہا تھا اس

) وقت وہ اپنے کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا

چھوڑیں مجھے (میر شاہ اس کا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ لاتا ہے (چھوڑ دو سالے صاحب (اس کے کہنے

(پر وہ فوراً چھوڑتے ہیں

www.kitabibasti.com

ارے رک جاو سالے صاحب ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو آپ کی جان چلی جائے گی بکواس بند کرو اور چھوڑو میری بہن کو (وہ غصے میں کہتا ان کی طرف بڑھتا ہے (بھائی پلیز رک جائیں (حورین)روتے ہوئے کہتی ہے

سالہ صاحب بہن کی بات ہی مان لو کیوں میرے ہاتھوں اوپر جانا ہے (حارث کو آگے بڑھتا دیکھ گارڈز

) آگے بڑھتے ہیں پر میر شاہ کے اشارہ پر وہی رک جاتے ہیں

حورین مسلسل اپنے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جو کہ میر شاہ کی گرفت میں تھا

کوشش بیکار ہے سویٹ (وہ ہستے ہوئے کہتا ہے (دور رہو میری بہن سے (حارث غصے سے اس کی طرف آتا ہے جب میر شاہ کی گن سے گولی چلتی اس کے کندھے کو چھیرتی ہوئی گزرتی ہے گولی چلنے کی آواز سے خاموشی ہو گئی تھی جسے حورین کی چیخوں

نے ختم کیا (بھائی چھوڑو مجھے بھائی اٹھے (وہ چیختے ہوئے اسے سے دور ہونی کی کوشش کر رہی تھی) مگر بے سود

) کہا تھا سالے صاحب سن لیتے (وہ حارث کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا

www.kitabibasti.com

دور رہو میری بہن سے

چھوڑ دیں پلیز

یہ ممکن نہیں سویٹ ہارٹ (وہ اسے زبردستی گاڑی کی طرف لے جاتے ہوئے کہتا ہے جب وہ اسے اپنا پورا زور لگاتے ہوئے دھکا دیتی ہے جس سے وہ دو قدم پیچھے ہوتا ہے وہ فوراً بھاگتے ہوئے حارث کے پاس آتی ہے گارڈز حورین کو پکڑنے لگتے ہیں جب میر شاہ کی سرد آواز سن کر وہیں رک جاتے ہیں

دور رہو اس سے

بھائی پلیز اٹھیں وہ روتے ہوئے حارث کو کہتی ہے جو مشکل سے اپنی آنکھیں کھلے اس کچھ بول رہا تھا

بیٹا جاو یہاں سے بھاگ جاو اور بھائی کو فون کرو

بھائی آپ اٹھے ہم ہاسپٹل جائیں گے نہیں حورین جاو یہاں سے

نہیں بھائی

چلو سویٹ ہارٹ (میر شاہ اس کا بازو پکڑے اسے زبردستی اٹھاتا ہے)

www.kitabibasti.com

نہیں پلیز چھوڑ دیں آپ جو کہیں گے میں وہی کروں گی پر ابھی بھائی کو ہاسپٹل لے جائیں پلیز

چپ خبر دار جو ایک بھی آنسو نکلا تو چلو

نہیں بھائی

چھوڑ و خبیث انسان میری بہن کو (حارث ہمت کر کے اٹھتا اسے دھکا دیتا روتی حورین کو ساتھ لگاتا ہے

) گارڈز اب تک صرف میر شاہ کی وجہ سے خاموش کھڑے تھے

میر شاہ دوبارہ گن نکالتا اس کے سر پر رکھتا ہے

)نہیں پلیز نہیں کریں چھوڑ دیں (حورین روتے ہوئے کہتی ہے

)چپ (وہ زور سے حارث کے سر پر گن مارتا ہے جس سے وہ نیچے گر جاتا ہے (ہے

بھائی

حورین کی ایک نہ سنے اسے اپنے ساتھ زبردستی لے جا رہا تھا (اپنے جان سے پیارے بھائی کو اس حالت

www.kitabibasti.com

(میں دیکھ اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا اور میر شاہ کی باہوں میں بے ہوش ہو جاتی ہے

)حارث انہیں جاتا دیکھ ہمت کرتا اپنی پیکٹ سے فون نکالتا اہل کو فون کرتا ہے

کافی دیر ہو گئی تھی اب تک حارث اور حورین نہیں آئے تھے سب لوگ پریشان تھے امان زمان اور

رحورین نہیں آئے

شازیہ بیگم بھی پہنچ چکے تھے

جب ماہل کا فون بجتا ہے

حارث کہاں رہ گئے ہو سب پریشان ہو رہے ہیں رہ پریشان ہو رہے ہیں

م۔۔۔ما۔۔۔ہل۔۔۔۔۔وہ۔۔۔حو۔۔رین

کیا ہوا حارث ٹھیک ہو تم کہاں ہو تم حورین کہاں ہے

وہ۔۔۔۔۔حورین کو لے گیا ہے میں کچھ نہیں کر پایا تم جلدی جاو اس کی طبیعت نہیں ٹھیک وہ

بہت

ڈری ہوئی تھی

www.kitabibasti.com

کون لے گیا کہاں ہو تم

ہیلو حارث

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے

نہیں بابا (شیراز صاحب کے پوچھنے پر بتاتا باہر کی طرف جاتا ہے اسے کے پیچھے امان اور فارس بھی آتے ہیں)

(میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں (امان کہتا ہے

(میں بھی چلوں گا بھائی (فارس کے کہنے پر وہ سر ہلاتا ہے

اہل تم گھر رہو اور دھیان رکھنا سب کا

جی بھائی

وہ فوراسیون کے کی طرف جاتے ہیں تو ڑا آگے جا کر انہیں حارث کی گاڑی نظر آتی ہے وہ تینوں فوراً باہر نکل کر آگے بڑھتے ہیں جب حارث کو خون میں لت پت دیکھ وہ تینوں فوراً اس کی طرف بڑھے

www.kitabibasti.com

تھے

بھائی اٹھیں بھائی (فارس اس کا چہرہ تپتپیاتے ہوئے کہتا ہے)

)گاڑی میں بیٹھاوٹائم نہیں ہے ہاسپٹل جانا(اس کے کہنے پر وہ مل کر اسے گاڑی میں بیتھاتے ہیں

بھائی حورین

تم دونوں ہاسپٹل جاو میں دیکھتا ہوں

میں بھی تمہارے ساتھ جاوگا

نہیں امان تم حارث کو لے کر ہاسپٹل جاو ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے

وہ فوراًہاسپٹل کی طرف جاتے ہیں جب ماہل حارث کی گاڑی میں بیٹھ کر کہیں جاتا راستے وہ کسی کو

فون

کرتالوکیشن پتا کروا رہا تھا

میری بچی کہاں ہے ڈھونڈ کے لائیں اسے صدرہ بیگم نے رورو کر اپنی طبیعت خراب کر لی تھی بیٹا

اندر زندگی موت سے لڑ رہا تھااور بیٹی کا پتا نہیں تھا شازیہ بیگم اور سائرہ بیگم روتے ہوئے انہیں

سانبھال رہی

www.kitabibasti.com

تھی سب لوگ ہاسپٹل میں تھے

توڑی دیر بعد ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلتا ہے

کیسا ہے میرا بیٹا(شہروز صاحب پوچھتے ہیں بیٹی اور بیٹے کے غم نے انہیں چند گھنٹوں میں ہی کمزور

کر دیا

تھا)

ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے ان کے سر کافی گہری چوٹ لگی ہے اور گولی لگنے کی وجہ سے کافی خون ضائع

ہو گیا اگلے چوبیس گھنٹے بہت کریٹیکل ہیں انہیں اگر ہوش نہ آیا تو یہ کوما میں بھی جا سکتا ہیں آپ

لوگ دعا

کریں

یہ خبر سن کر صدرہ بیگم سن کر بے ہوش ہو گئی تھی انہیں فور آروم میں لے جا کر ڈرپ لگائی تھی

امان صدرہ بیگم کی طبیعت کچھ سنبھلنے پر ماہل کی پاس جاتا ہے

میر شاہ حورین کو اپنے فارم ہاوس پر لے کر آیا تھا راستے میں اسنے ڈاکٹر کو کال کر دی تھی ابھی ڈاکٹر

اسے

www.kitabibasti.com

چیک کر رہا تھا

کیا ہوا ہے اسے ٹھیک تو ہے

کسی چیز کی بہت زیادہ ٹینشن لی ہے میں نے انجیکشن لگا دیا ہے تاکہ وہ پرسکون ہو کر سو جائیں اور یہ کچھ میڈیسن ہیں پر ایک بات کا دھیان رکھیں کے یہ مزید ٹینشن نہ لیں اس نے ان کا نروس بریک ڈاؤن

ہو سکتا ہے جس سے ان کی جان بھی جا سکتی ہے (ڈاکٹر کی آخری بات سن کر وہ پریشان ہو گیا تھا(
ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ اس کے پاس بیٹھتا اس کی جیولری اتار کر سائڈ پر رکھتا سامنے صوفے پر

)بیٹھا تا ہے

بھائی (ابھی دس منٹ گزرے تھے جب اسے حورین کی آواز آتی ہے جو نیند میں کچھ بول ہی تھی وہ

اٹھ کر اس کے پاس جاتا ہے (چھوڑ دیں پلیز

)بھائی (وہ بولتے ہوئے ہوش میں آتی ہے

بھائی

سویٹ ہارٹ ریلیکس

www.kitabibasti.com

بھائی ٹھیک نہیں بہت زیادہ خون نکل رہا

ٹھیک ہے وہ

نہ نہیں مجھے بھائی کے پاس جانا(وہ اٹھنے لگتی ہے جب وہ زبردستی اسے بیٹھاتا ہے) کہیں نہیں جانا تم

)نے چپ کر کے بیٹھو(اس کی سخت آواز پر وہ ہوش میں آتی ہے

تم چھوڑو مجھے تم نے بھائی کو گولی ماری چھوڑو مجھے (وہ غصے میں چیختی ہے)

چھوڑو مجھے (حورین میر شاہ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر دروازہ کی طرف بھاگتی ہے اور دروازہ

کھولنے

) کی کوشش کرتی ہے پر وہ نہیں کھولتا

پلیز دروازہ کھولیں مجھے بھائی کے پاس جانا ہے

حورین چپ کر کہ ادھر بیٹھ جاو میں تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا(وہ زور سے اس کا ہاتھ

)پکرتے اسے بیڈ پر بیٹھاتا ہے جس پر حورین روتے ہوئے وہاں بیٹھ جاتی ہے

ایک آنسو بھی نظر نہ آئے مجھے (وہ سختی سے کہتا اس کے آنسو صاف کرنے لگتا ہے جب وہ اپنا چہرہ

پیچھے

www.kitabibasti.com

)کرتی خود اپنے آنسو صاف کرتی ہے جس پر وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتا ہے

کیوں ڈرتی ہو مجھ سے کیوں دور بھاگتی ہو

مجھے گھر جانا ہے (وہ ڈرتے ہوئے کہتی ہے)

جائیں گے پر پہلے نکاح ہو گا

کس کا

تمہارا میرے ساتھ

نہ۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔اپ۔۔۔۔کے۔۔۔ساتھ نکاح نہیں کرنا (وہ روتے ہوئے کہتی

ہے)

کیوں نہیں کرنا (وہ اسے بازوں سے پکڑتا اونچی آواز میں پوچھتا ہے جس پر وہ مزید ڈر جاتی ہے اور رونے لگتی ہے (میں بکواس کر رہا ہوں جو تمہیں سمجھ نہیں آ رہی ہے آنسو نظر نہ آئیں مجھے (وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو

www.kitabibasti.com

)اپنی سخت گرفت میں لیے بے رحمی سے اس کے آنسو صاف کرتا ہے

اگر تم نے نکاح نہ کیا نہ تو تمہارا اہل بھائی جان سے جائے گا ایک تو پہلے ہی راستے میں ہے

میں لا یا یا میں سے نہیں پلیز ایسا نہیں کریں میں آپ سے نکاح نہیں کر سکتی

کیوں ہے

میرا نکاح امان کے ساتھ ہونا

بس اس شخص کا نام بھی نہیں سنو گا تم صرف میری ہو اور خبر دار کسی اور کے بارے میں سوچا ورنہ

وہ

بھی جان سے جائے گا

)نہیں (وہ ڈرتے ہوئے کہتی ہے

اگر تم نے نکاح نہ کیا تو سب کو جان سے مار دوں گا نہیں نہیں میں نکاح کروں گی (وہ روتے ہوئے

)کہتی ہے

گڈ سویٹ ہارٹ اچھا فیصلہ ہے (وہ مسکراتے ہوئے روتی ہوئی حورین کو وہی چھوڑتا کمرے سے باہر

چلا

)جاتا ہے

رات کے بارہ بیچ رہے تھے جب حارث کو ہوش آیا تھا وہ بار بار حورین کا پوچھ رہا تھا پر کسی کے پاس

اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں تھا شازیہ اور سائرہ بیگم سے اس کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

اس

لیے وہ کمرے سے باہر آ گئی تھی

فارس اہل کہاں ہے حورین کوئی بتا کیوں نہیں رہا

بھائی وہ ماہل اور امان بھائی لینے گئے ہیں میری بات کرواؤ اس سے (اس کے کہنے پر وہ ایک دوسرے

کی طرف دیکھتے ہیں (ہٹو پیچھے میں خود دیکھتا ہوں (وہ ہاتھ سے ڈرپ اتار کر اٹھتے ہوئے کہتا ہے (بیٹا

لیٹے رہو تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک مجھے پورا یقین ہے ماہل اور امان حورین کو لے آئیں گے (وہ

سے کو

)شہروز صاحب کو دیکھتا ہے جو آج اسے صدیوں کے بیمار لگ رہے تھے

سب میری وجہ سے ہوا میں خود کو بھی معاف نہیں کر پاؤ گا بیٹا تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے تم ٹینشن

مت لو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی (زمان صاحب اسے

www.kitabibasti.com

(تسلی دیتے ہیں جب شیراز صاحب اندر داخل ہوتے ہیں

بھائی جان بات ہوئی آپ کی

ہیں انہیں لوکیشن پتا چل گئی وہ لوگ پہنچنے والے ہیں وہاں اللہ سب خیر کرے گا تم فکر مت کرو(

شیراز

(صاحب شہروز صاحب سے کہتے ہیں

وہ لوگ پولیس کے ساتھ اس کے فارم ہاوس پہنچ چکے تھے پولیس نے چاروں طرف پھیل گئی تھی کچھ آفیسرز کے ساتھ وہ لوگ اندر داخل ہوتے ہیں جہاں لونج میں میر شاہ بیٹھا تھا

اپنے سالے صاحب آپ کا ہی انتظار تھا

)بکواس بند کرو اپنی (ماہل اپنا غصہ کنڑول کرتے ہوئے کہتا ہے

حورین کہاں ہے (امان پوچھتا ہے)

تمیز سے نام لو اس کا

بکواس بند کرو اپنی (وہ دونوں ایک ساتھ بولتے ہیں)

www.kitabibasti.com

مسٹر میر شاہ آپ کے خلاف ایف ای ار سے کہ آپ نے حورین ملک کو کڈنیپ کیا ہے ہمارے پاس

وارنٹ ہیں ہمیں گھر کی تلاشی لینی ہو گی

ہونے والی بیوی ہے میری میں کیوں کرنیپ کروں گا(اس کی بات پر امان آگے بڑھنے لگتا ہے جب ماہل اسے روکتا ہے)

توآپ ان سے زبردستی نکاح کررہے ہیں

نہیں اس کی رضامندی سے ہورہا ہے اگر آپ لوگ نہ آتے تواب تک ہو چکا ہوتا

آپ انہیں بلائیں ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں

ضرور(میر شاہ ایک ملازمہ کواسے لینے بھیجتا ہے)

توڑی دیر بعد وہ اسی ملازمہ کے ساتھ لاونج میں آتی ہے وہاں ماہل اور امان کو دیکھ ان کی طرف بڑھنے لگتی ہے جب میر شاہ کی ایک گوری پر وہی رک جاتی ہے جبکہ اسے صحیح سلامت دیکھ کر ان دونوں کی

جان میں جان آئی تھی

www.kitabibasti.com

)حورین بچے(ماہل اس کی طرف بڑھنے لگتا ہے جب میر شاہ سامنے اجاتا ہے

جو پوچھنا ہے پوچھو اور جاو یہاں سے(میر شاہ کہتا ہے(سر پلیز کوپریٹ(پولیس آفیسر ماہل اور امان

سے کہتا ہے جس پر وہ دونوں اپنا غصہ کنٹرول کرتے وہی

(رک جاتے ہیں

حورین میم کیا میر شاہ آپ سے زبردستی نکاح کر رہے ہیں اور زبردستی یہاں لے کر آئیں ہیں یا اس

) سب میں آپ کی رضامندی ہے(ان کے سوال پر وہ خاموش رہتی ہے

)حورین بیٹا بولو جو سچ ہے(ماہل کہتا ہے

بھائی

ہم بولو

میم پلیز آپ بتائیں(پولیس آفیسر دوبارہ پوچھتا ہے)

نوین بابا بلا رہے ہیں(فائزہ نوین سے کہتی ہے)

اچھا ارہی ہوں

www.kitabibasti.com

جی بابا وہ عجاز صاحب کے کمرے میں داخل ہوتی ہے جہاں فائزہ بھی موجود تھی (بیٹا اگر آج

تمہارے ماں ہوتی تو وہ تم سے یہ بات کرتی

بابا جو بھی بات ہے آپ کھل کر کریں

بیٹا تمہارے لیے ایک رشتہ ہے تھا میں نے سب پتا کروایا ہے لڑکا اچھا ہے اور خاندان بھی اچھا ہے

اب

تم بتاو

بابا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی

کیوں بیٹا

) بابا میں ابھی اس موضوع پے بات نہیں کرنا چاہتی (وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے

بابا آپ فکر نہ کریں میں اس سے بات کروں گی

بیٹا میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے میں چاہتا ہوں اپنی زندگی میں تم لوگوں کی شادی کر دوں

تاکہ

مرتے وقت مجھے سکون ہو کہ تم لوگ محفوظ ہو

www.kitabibasti.com

بابا آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے میں اس سے بات کروں گی آپ فکر نہیں کریں

جیتی رہو اللہ تم دونوں کے نصیب اچھے کرے آمین

آمین

)کیوں نہیں کرنی تم نے شادی (فائزہ نوین سے پوچھتی ہے

تمہیں پتا ہے

نوین تم پاگل ہو کس کے پیچھے بھاگ رہی ہو وہ ایک فینس کرکٹر ہے اتنی لڑکیاں اس پے مرتی ہیں

وہ سب سے تو شادی نہیں کر سکتا اور اگر وہ کسی اور کو پسند کرتا ہوا تو

تو جس سے بابا کہیں گے میں اس سے شا کر لوں گی پر ایک دفعہ اس سے ملوں گی ضرور (وہ اپنے

آنسوؤں پر بند باندھتی سونے کے لیے لیٹ جاتی ہے

میم آپ ڈریں نہیں جو سچ ہے ہمیں بتائیں

ز۔۔۔زبردستی۔۔۔۔لے۔۔۔کر۔۔۔۔آئیں۔۔۔ہیں۔۔۔۔انہوں نے بھائی کو شوٹ کیا تھا(

وہ

www.kitabibasti.com

زبردستی

)روتے ہوئے کہتی ہے ماہل آگے بڑھتا اسے سینے سے لگاتا ہے

بھائی ٹھیک ہیں

ہیں بھائی ٹھیک ہیں اور آپ کو ہی یاد کر رہے ہیں (ماہل اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے جواب دیتا

ہے(

سر آپ کے خلاف بیان ہے ہمیں آپ کو اریسٹ کرنا ہوگا (پولیس والے ہتھکڑی لگانے کے لیے

(آگے بڑھتے ہیں جب علی بیچ میں آتا ہے

ایسے کیسے اریسٹ کرلیں گے

سر ہمارے پاس وارنٹ ہے

)علی انہیں اپنا کام کرنے دو (میر شاہ اسے کہتا خود آگے بڑھتا ہے

ماہل چلو

ہم (وہ دونوں حورین کو ساتھ لیے وہاں سے نکلتے ہیں)

www.kitabibasti.com

وہ لوگ تقریباً آدھے گھنٹے میں ہاسپٹل پہنچ گئے تھے جہاں شیراز اور زمان صاحب باہر ہی کھڑے تھے

(میرا بچہ شیراز صاحب حورین کا ماتھا چومتے ہیں

) بیٹا آپ ٹھیک ہو (زمان صاحب اسے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتا ہیں

)ہے) جی (وہ روتے ہوئے سرہاں میں ہلاتی ہے

بھائی کہاں ہیں وہ ٹھیک ہیں

ہیں بھائی بالکل ٹھیک ہیں اواندر تمہاراانتظار ہی کر رہے ہیں

اندر جس کر وہ پلوشہ بیگم شہروز صاحب اور سائرہ بیگم سے ملنے کے بعد صدرہ بیگم سے ملتی ہے

میری جان تم ٹھیک ہو نہ اس نے کچھ کہا تو نہیں (صدرہ بیگم اس کا ماتھا چومتے پوچھتی ہیں جبکہ وہ ان کے

) گلے لگی روئے جا رہی تھی

بس چپ ہو جاو میری جان چلو آو بھائی سے ملو وہ کب سے تمہاراانتظار کر رہا ہے

www.kitabibasti.com

حورین کہاں ہے

ریلیکس ریلیکس حارث ارہی ہے وہ چچی کے ساتھ ہے

بھائی (حورین بھاگتے ہوئے حارث کے پاس آتی اس کے گلے لگتی ہے)

بھائی آپ ٹھیک ہے نہ

ہیں میری جان میں بلکل ٹھیک ہوں آپ ٹھیک ہو

جی بھائی

اس کے بعد وہ فارس اور اہل سے ملتی ہے

بیٹا آپ گھر چلے جاو

)نہیں بابا میں بھائی کے پاس ہی رہو گی (وہ ضدی انداز میں کہتی ہے

گڑیا چلے جاو ویسے بھی صبح میں نے آجاتا ہے

بھائی

پلیز

www.kitabibasti.com

اوکے (وہ کہہ کر فوراً کمرے سے باہر نکل آتی ہے) ناراض ہو گئی ہے (شہروز صاحب بولتے ہیں)

میں منالوں گا

کیا ہوا حورین رو کیوں رہی ہو

مجھے بھائی کے پاس رو کنا ہے

ارے رو تو نہیں یہاں تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی اس لیے وہ کہی رہے ہیں (امان اسے پیار

سے

) سمجھاتا ہے (چلو اجاو حورین گھر چلیں (فارس اور اہل ان کے پاس آتے ایک ساتھ بولتے ہیں

کیا ہوا (اہل پوچھتا ہے)

وہ کہہ رہی ہے اس نے تمہارے ساتھ نہیں جانا (امان کی بات پر حورین حیرانی سے اس کی طرف

دیکھتی وہ رہی نے نہیں جانا ان کی بات پر خوری جب ان سے اس کی طرف

) ہے

نہیں بھائی میں نے ایسا کچھ نہیں کہا وہ اہل اور فارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ تینوں

www.kitabibasti.com

)اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہیں

)سن لیے آپ نے (اہل مصنوعی غصے سے امان کو کہتا ہے

اور ابھی یہ میرے ساتھ گھر بھی جائے گی کیوں حورین جاو گی نہ (فارس پوچھتا ہے)

جی بھائی.

)ہم لوگ جا رہے ہیں آپ لوگ آ جانا خود ہی (فارس حورین کو ساتھ لیے باہر نکلتا ہے

صبح حورین تو ڈالیٹ اٹھی تھی فریش ہو کر وہ نیچے آتی ہے تو سامنے ہی سائرہ بیگم بیٹھی تھی وہ ان کے

پاس جا کر بیٹھتی ہے کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی

ٹھیک ہوں بڑی ماما چلو آو ناشتہ کر لو

) ہم (وہ دونوں اٹھ کر کیچن کی طرف جاتی ہیں

ارے یہ تو گھر سے بھاگ گئی تھی پھر بھی صاحب اسے گھر لے آئے ماننا پڑے گا بہت پیار ہے اس سے سب کو تب ہی تو اتنی بڑی غلطی معاف کر دی (کیچن میں کام کرتی ملازمہ دوسری ملازمہ سے

)کہتی ہے

www.kitabibasti.com

ہاں صحیح کہ کر رہی ہو تم اس نے تو اپنے بھائی کو ہسپتال پہنچادیا تھا کیچن میں داخل ہوتی حورین اور سائرہ بیگم نے یہ ساری باتیں سن لی تھی حورین کا رنگ آہستہ آہستہ زرد ہو رہا تھا اگر سائرہ بیگم نے اسے پکڑا نہ ہوتا تو اب تک وہ گر چکی ہوتی کیا فضول باتیں کر رہے ہے تم لوگ شرم آنی چاہیے تم لوگوں کو کسی لڑکی کے کردار کے بارے میں ایسی فضول بکواس کرتے ہوئے جس بات کا علم نہ ہو وہ کیا نہ کرو

بی بی جی ہم تو بس وہ

کیا وہ

تم لوگ (ابھی سائرہ بیگم بات کر رہی تھی جب حورین ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر روتے ہوئے

)اپنے کمرے کی طرف بھاگتی ہے

حورین بیٹا رکو میری بات سنو

) حورین میری جان رکو (وہ اس کے پیچھے جاتی ہیں جو اپنے کمرے میں جاتی دروازہ بند کر چکی تھی

حورین بیٹا دروازہ کھولا پلیز میری جان

www.kitabibasti.com

بڑی ماما مجھے نہیں زندہ رہنا مجھے مرنا ہے وہ روتے ہوئے سامنے پڑی چیزیں اٹھا کر پھینک رہی تھی

اس

(کی بات سن کر سائرہ بیگم تڑپ اٹھی تھی

نہ میری جان ایسی باتیں مت کرو پلیز دروازہ کھولو

اہل اور فارس جو صبح ہاسپٹل سے آکر سو گئے تھے شور کی آواز سے اٹھ جاتے ہیں

کیا ہوا (فارس پوچھتا ہے)

پتا نہیں ماما کی آواز آرہی تھی دیکھتے ہیں جا کر

ہم (وہ دونوں اوپر آتے ہیں جہاں سائرہ بیگم حورین کے روم کے باہر کھڑی تھی وہ دونوں بھاگ

) کر ان کے پاس جاتے ہیں

کیا ہوا بڑی ماما (فارس پوچھتا ہے)

حورین تو ٹھیک ہے (اہل پوچھتا ہے)

بیٹا وہ دروازہ نہیں کھول رہی ہے وہ کچھ کر لے گی خود کو اسے کہو دروازہ کھولے (سائرہ بیگم روتے

www.kitabibasti.com

(ہوئے کہتی ہیں

حورین بیٹادروازہ کھولو(اہل کے کہنے پر وہ کوئی جواب نہیں دیتی جس پر وہ تینوں مزید پریشان ہو

جاتے

ہیں)

اہل روم کی دو بلیکیٹ کی لے کراور فارس کے کہنے پر وہ فوراً نیچھے سے چابی لے کر آتادروازہ کھولتا

ہے)

اس کے کانوں میں بار باران کی باتیں گونج رہی تھی اس کے ہاتھ میں جو چیز آرہی تھی وہ اٹھا کر

پھینک

رہی تھی

سمجھ پر

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے اچانک اس کی نظر زمین پر ٹوٹے بکھرے کانچ کے ٹکڑوں پر

پڑتی ہے وہ آگے بڑھتی کانچ کا ٹکڑا اٹھاتی ہے جب اچانک دروازہ کھولتا ہے

)حورین (اہل اور فارس ایک ساتھ بولتے اندر داخل ہوتے ہیں

www.kitabibasti.com

یہ کیا کر رہی ہو چھوڑو اسے (فارس آگے بڑھنے لگتا ہے جب وہ دو قدم پیچھے ہوتی ہے (بھائی میرے پاس نہیں آئیں وہ اپنی کلائی پر کانچ کے ٹکڑے سے دباؤ ڈالتے ہوئے کہتی ہے) حورین بیٹا
) کیا کر رہی چھوڑ دو اسے (سائرہ بیگم روتے ہوئے کہتی ہیں

میرے جان آپ کا خون نکل رہا ہے کیا ہو گیا ہے چھوڑ دو اسے (اہل اور فارس آگے بڑھتے ہوئے کہتے

(ہیں

بھائی رک جائیں میرے پاس نہیں آئیں میں بلکل بھی اچھی نہیں ہوں میری وجہ سے بھائی کو گولی لگی ہے سب میر کی وجہ سے ہوا ہے گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو مر جانا چاہیے

کیا فضول باتیں کر رہی ہو (فارس سخت لہجے میں بولتا ہے (کس نے کہا ہے تم سے یہ (اہل غصے میں (پوچھتا ہے

ان دونوں کی سخت آواز سن کر وہ ڈر جاتی ہے

www.kitabibasti.com

بتاو(وہ دونوں اس کا دھیان بٹا کر آہستہ آہستہ اس کے پاس جا رہے تھے جب کمرے میں صدرہ

بیگم داخل ہوتی ہیں(جنہیں ابھی امان چھوڑ کر دوبارہ ہاسپٹل چلا گیا تھا)پر سامنے کا منظر دیکھ کر ان

کا دل

ڈوبنے لگتا ہے وہ حورین کی طرف بڑھتی

ہیں اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے ہاتھ سے کانچ پکڑتی اس کے منہ پر تھپڑ مارتی ہیں

چٹاخ

) کیا کر رہی تھی تم(صدرہ بیگم اسے بازوں سے پکڑ کر پوچھتی ہیں

ماما(روتے ہوئے اس کے منہ سے صرف یہی لفظ نکلتا ہے)

ہیں

اہل اور فارس آگے بڑھتے حورین کو سنبھالتے ہیں جبکہ سائرہ بیگم آگے بڑھ کر صدرہ بیگم کو

سنبھالتی

)کیا ہو گیا تمہیں سنبھالو خود کو(سائرہ بیگم روتے ہوئے صدرہ بیگم سے کہتی ہیں

www.kitabibasti.com

اس سے پوچھیں یہ کیا چاہتی ہے مارنا چاہتی ہے تو ایک دفعہ مار دے ایسے پل پل مارنے سے تو بہتر

) ہے بس کرو(سائرہ بیگم انہیں صوفے پر بیٹھاتی پانی کا گلاس پکڑاتی ہیں

میری جان یہ کیا کر رہی تھی آپ(فارس اسے اپنے سینے سے لگائے پوچھتا ہے)

آپ کو پتا ہے آپ کے بغیر ہم نہیں رہ سکتے(اہل اس کے ہاتھ پر رومال رکھے خون کو نکلنے سے

روک رہا

تھا

بیٹھو یہاں(اہل کے کہنے پر فارس اسے بیڈ پر بیٹھاتا ہے اور اہل فسٹ ایڈ بوکس لے کر آتا ہے اور

) بینڈیج کرتا ہے جبکہ حورین فارس کے سینے سے لگی مسلسل روئے جا رہی تھی

بس میری جان(اہل اس کے آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے کہتا ہے(بس کرو بیٹا(سائرہ

(بیگم اس کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہتی ہیں

کس نے کہا تھا آپ سے یہ سب(فارس حورین سے پوچھتا ہے جس پر سائرہ بیگم ساری بات بتاتی

ہے

(جس پر اہل اور فارس دونوں کو بہت غصہ تھا

www.kitabibasti.com

ان کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری بہن کے بارے میں ایسی فضول بکواس کرنے کی (فارس غصے میں

کہتا

ہے)

نکالیں انہیں آج ہی ایسے ملازموں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں (اہل کہتا ہے)

حورین (صدرہ بیگم اس کے پاس آکر بیٹھتی ہیں)

سوری ماما (وہ روتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ اس کے آنسو صاف کرتی اسے اپنے سینے سے لگاتی ہیں

)

سوری بیٹا مجھے آپ پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا

ماما آپ سوری نہیں بولیں (صدرو بیگم اس کے ماتھے پر لب رکھتی ہیں)

چلو آو نیچھے ناشتہ کرو کچھ کھایا بھی نہیں ہے طبیعت خراب ہو جائے گی (سائرہ بیگم کے کہنے پر

سب

پیچھے جاتے ہیں)

اس مہینے کی تنخواہ ہے تم لوگوں کی اور کل سے آنے کی ضرورت نہیں ہے

www.kitabibasti.com

بی بی جی پلیز معاف کر دیں آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی

مجھے کوئی بات نہیں سنی جاو یہاں سے (سائرہ بیگم کہ کر وہاں سے چلی جاتی ہیں جبکہ وہ ایک دوسرے کو

)دیکھتی اپنا سامان لیتی باہر چلی جاتی ہیں

ان کے جانے کے بعد وہ سب لوگ مل کر ناشتہ کرتے ہیں

تقریباً ایک گھنٹے بعد حارث ہاسپٹل سے واپس آتا ہے اس وقت سب باہر لاونج میں بیٹھے تھے جبکہ حور بن حارث کے روم میں تھی

بھائی آپ کو زیادہ درد تو نہیں ہو رہا نہیں بیٹا بلکل درد نہیں ہے

)بھائی یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے (وہ سر جھکائے کہتی ہے

ایسا کیوں سوچ رہی ہو میری جان آپ کی وجہ سے نہیں ہوا یہ بات اپنے ذہن سے نکال دو بس کچھ چیزیں قسمت میں لکھی ہوتی ہیں اور وہ ہو کر رہتی ہیں آپ پریشان نہ ہو

)آئی لو یو بھائی (وہ اس کے گلے لگتی کہتی ہے جس پر وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر پر لب رکھتا ہے

www.kitabibasti.com

لو یو ٹو بھائی کی جان

چلیں اب آپ ریسٹ کریں اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ایک آواز دینا میں فوراً آجاو گی (وہ

کریں اور اگر کسی ہو تو جھے ایک آواز دینا یں فوراً آجاد گی (وہ

) چھٹکی بجاتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ مسکرا اتا ہے

اوکے باس (حارث کے کہنے پر وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی جاتی ہے)

سب بڑوں نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ کل سادگی سے امان اور حورین کا نکاح ہو گا ابھی سب لوگ

لاونج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جبکہ حورین اکیلی لان میں کھڑی تھی امان کال سننے کے

لیے باہر آیا تھا

وہاں حورین کو پریشان دیکھ اس کی طرف جاتا ہے

کیا ہوا حورین

کچھ نہیں

کوئی بات ہے تو بتاو مجھے

www.kitabibasti.com

آپ مجھ سے شادی نہیں کریں (حورین کی بات سن کر اسے غصہ اجاتا ہے (کیوں (وہ اپنا غصہ

) کنٹرول کرتے ہوئے کہتا ہے

میری وجہ سے آپ کی جان بھی خطرے میں پڑ جائے گی اگر اس نے دوبارہ

) کچھ نہیں کر سکتا وہ (وہ اس کی بات کاشتا چیختے ہوئے بولتا ہے

اس کی اونچی آواز پر وہ ڈرتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوتی ہے

میری جان اپنے ذہن سے یہ ڈر خوف نکال دو میں ہوں تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہونے دوں گا اس کو

)ڈرتا دیکھ وہ پیار سے اسے سمجھاتا ہے

دیکھے نہیں آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہر وقت مجھے ڈانٹتے ہیں

میری اتنی مجال میں آپ کو ڈانٹوں

ہر بار ڈانٹ کر یہی کہتے ہیں

) نہیں تو (وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہتا ہے

www.kitabibasti.com

ہر وقت میرے ساتھ مذاق نہ کیا کریں میں بڑی ہو گئی ہوں بچی نہیں ہوں اب میں

اود میرا بچہ

ابھی میں نے آپ کو کہا ہے میں بچی نہیں ہوں (وہ ناک پھولاتے ہوئے کہتی اماں کو بہت کیوٹ

لگ

(رہی تھی

)اوو سوری بے بی (اس کے کہنے پر وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتی ہے

بے بی بھی بچہ ہی ہوتا ہے

اوہو وہ تو مجھے پتا نہیں تھا آپ نے بتا دیا بہت مہربانی آپ کی وہ اپنا سر خم کرتے ہوئے کہتا ہے جس پر

وہ

)کھکھلا کر ہستی ہے

)کیا ہو رہا بھئی (ماہل ان کے پاس آتا ہے

کچھ نہیں بس حورین مجھے بتا رہی تھی کہ وہ بڑی ہو گئی ہے اب وہ نیکی نہیں ہے اسے سب سمجھ آتی

ہے

www.kitabibasti.com

)اس لیے کوئی اس کے ساتھ مذاق نہ کرے (امان کی بات پر وہ سکراتا ہوا حورین کو دیکھتا ہے

)آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں (اس کی بات پر دونوں ہستے ہیں

میں نہیں بولتی آپ دونوں سے

ارے رک جاو میری جان اس کو تو میں پوچھتا ہوں

بتاؤ بھئی کیوں تنگ کر رہے ہو میری بہن کو

)میری اتنی مجال (اس کی بات پر حورین اپنے نازک ہاتھوں کا مکا بناتی اس کے بازو پر مارتی ہے

اہ ظالم لڑکی مار ڈالا

بابابا امان کی بات پر وہ دونوں ہستے ہیں)میری بہن بہت پاورفل ہے

)ہاں پتا چل گیا ہے (وہ اپنا بازو سہلاتا ہوا بولتا ہے

زیادہ زور سے لگ گیا کیا وہ فکر مندی سے پوچھتی جس پر وہ دونوں مسکراتے ہیں)نہیں میری جان مذاق کر رہا ہے ڈرامے باز (ماہل کے کہنے پر امان ہنستا جبکہ حورین اسے گورتی ہے (میں نہیں بولتی

(آپ سے (وہ امان سے کہتی اندر چلی جاتی ہے

www.kitabibasti.com

سدر جاؤ تم

) جو سدھر گیا وہ امان ملک نہیں (اس کی بات پر لان میں دونوں کا قہقہ گونجتا ہے

خیال رکھنا اس کا بہت معصوم ہے بہت پیار سے لاڈ سے ہم نے پالا ہے اسے

پالا

) بے فکر رہو بہت پیار سے رکھوں گا وہ ماہل کے گلے لگتے ہوئے کہتا ہے

علی نے اگلے دن میر شاہ کے وکیل کو بلاتا ہے اور اسے ساری صورتحال بتاتا ہے آپ فکر نہ کریں

) سر توڑی دیر میں آپ کے پاس ہونگے اب میں چلتا ہوں (وکیل کہتا ہے

ٹھیک ہے

تقریباً دو گھنٹے بعد وکیل میر شاہ کو رہا کروا کر واپس گھر لاتا ہے

کیسے ہیں سر آپ

جیسا پہلے تھا میر شاہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے جس پر علی بھی مسکراتا ہے (سر میں انہیں چھوڑوں گا

نہیں آپ حکم کریں تو ابھی

www.kitabibasti.com

نہیں نہیں علی ابھی کچھ نہیں کرنا، کچھ دیر خاموش رہتا ہے بس تم نظر رکھو ان سب پر

. سر وہ لوگ الرٹ رہتے ہیں ہر وقت سیکورٹی پہلے سے دوگنا زیادہ ہیں کام توڑا مشکل

ہم چلو دیکھتے ہیں

نوین میں تمہیں کب سے بلا رہی ہوں اور تم یہاں سوچوں میں گم بیٹھی ہو

کچھ نہیں تم بتاو کیا کہنا تھا

آ کر کھانا کھالو

اچھا چلو میں اتی ہوں

ہے

ہم وہ کھانا کھاتے ہوئے ہلکی پکی باتیں کر رہے رہی تھی مسکرا رہی تھی تا کہ عجاز صاحب پریشان نہ

ہوں پر وہ بھی ایک باپ تھے انہیں پالا تھا ان کی جھوٹی مسکراہٹ فوراً پہچان لیتے تھے (بیٹا آپ
بلکل ریلیکس رہو جو بات ہے مجھے بتاو جیسے آپ کہو گے ویسا ہی ہو گا (عجاز صاحب نوین کے سر

(پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں

www.kitabibasti.com

میری وجہ سے بابا پریشان ہیں پر میں کیا کروں فائزہ مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آتی میں بہت بے بس ہوں(وہ روتے ہوئے کہتی ہے جس پر فائزہ اس کے پاس آکر اسے گلے لگاتی ہے)

مجھے پتا ہے اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے اب چپ کرو بابا دیکھیں گے تو مزید پریشان ہو جائیں

گے بس اب نہ رونا میری جان ہمت کرو

آج حورین اور امان کا نکاح تھا صرف کچھ خاص مہمان مدعو تھے

حورین تیار ہو رہی تھی وہ اپنا دھیان کاموں میں لگا رہی تھی پر اس کے ذہن بار بار اس دن کی طرف جا رہا تھا میک اپ آرٹسٹ اسے تیار کر کے جا چکی تھی اس نے پیروں کو چھوتی فراک جس پر گولڈن پر لز کی مدد سے بہت نفیس اور خوبصورت کام ہوا تھا پہنی تھی سر پر سلیقے سے دوپٹہ سیٹ کیے ہلکے سے

اور سر

میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی

ابھی وہ سوچوں میں گم بیٹھی تھی جب شیراز اور شہروز صاحب کمرے میں داخل ہوتے ہیں

www.kitabibasti.com

ماشاءاللہ

ہماری بیٹی تو بہت پیاری لگتی رہی ہے (شہروز صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں (

)ماشاءاللہ شیراز صاحب اپنے والٹ سے پیسے نکال کر اس کے سر پر وارتے ہیں

نیچے چلیں سب انتظار کر رہے ہیں

جی (حورین شہروز اور شیراز صاحب کے ہمراہ پیچھے جاتی ہے)

ماشاءاللہ میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے (شازیہ بیگم اس کے ماتھے پر لب رکھتی اس کی نظر

اتارتی

(ہیں

توڑی دیر بعد مولوی صاحب آتے ہیں اور نکاح کی رسم شروع ہوتی ہے

نکاح کی رسم کے بعد اسے باہر سٹیج پر لاکر بیٹھایا جاتا ہے امان اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا وہ اتنی پیاری لگتی رہی تھی کہ اسے لگ رہا تھا حورین کو اسی کی نظر لگ جائے گی

www.kitabibasti.com

مبارک ہو بہنوئی صاحب (اہل اور فارس مسکراتے ہوئے ایک ساتھ بولتے ہیں (خیر مبارک

سالے صاحب (اس کی بات پر وہ تینوں ہستے ہیں) ہم نے اپنی بہن آپ کو اس لیے دی ہے کہ ہمیں

آپ پر بھروسہ ہے آپ ہماری بہن کا بہت دھیان

رکھیں (اہل حورین کو ساتھ لگائے کہتا ہے)

بہت خیال رکھنا آپ نے ہماری بہن کا (فارس حورین کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے جس پر

حورین

)کو رونا آجاتا ہے

بہت خیال رکھوں گا میں اپنی جان کا (امان کی بات پر وہ مسکراتے ہیں)

)ارے میری جان رونا نہیں رخصتی دو ہفتے بعد ہے (فارس اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہتا ہے

) کیا ہوا حورین (ماہل اور حارث سٹیج پر آتے پوچھتے ہیں

ان دونوں نے میری بیوی کو ایمو شنل کر دیا ہے

ہماری بہن بہت سٹرونگ ہے دیکھنا ابھی سمائل کرے گی (حارث کے کہنے پر وہ روتے ہوئے

مسکراتی

www.kitabibasti.com

ہے)

تم دونوں بھی اسے تنگ نہیں کرو

نہیں ماہل بھائی یہ مجھے تنگ نہیں کر رہے (اس کی بات پر سب مسکراتے ہیں جبھی اہل اور فارس کو ڈانٹ پڑتی تھی وہ انہیں بچانے پہنچ جاتی تھی)

کھانے کے بعد سب لوگ اپنے گھروں کو روانہ ہو جاتے ہیں حورین بھی کافی تھک چکی تھی اس لیے

صدرو بیگم اسے کمرے میں چھوڑ آئی تھیں

زمان صاحب شازیہ بیگم اور امان واپس گھر جانے لگے تھے پر سب لوگوں کے کہنے پر وہی رک گئے تھے

سب لوگ کافی تھک چکے تھے اس لیے سب اپنے کروں میں جا چکے تھے

حورین بھی کپڑے چینج کر کہ فریش ہو کر آرام سے بیڈ پر بیٹھی تھی جب اس کا فون بجتا ہے وہ دیکھتی

نا

www.kitabibasti.com

ہے توزائشہ کی امی کا فون ہوتا ہے اسلام والیکم آنٹی

والیکم اسلام کیسی ہو بیٹا

میں ٹھیک آنٹی آپ کیسی ہیں

میں بھی ٹھیک ہوں نکاح کی بہت بہت مبارک ہو

)خیر مبارک (وہ شرماتے ہوئے کہتی ہے

اللہ میری بیٹی کے نصیب اچھے کرے ہمیشہ ایسے ہستے مسکراتے رہو آمین

آمین پر میں آپ سے ناراض ہوں

کیوں بیٹا

آپ نکاح پر نہیں آئی

بیٹا ہم ضرور آتے پر ایک کام کے سلسلے میں آوٹ آف سٹی جانا پر گیا تھا ابھی توڑی دیر پہلے واپس آئے

ہیں

www.kitabibasti.com

اور اچھا

اچھا یہ وزائشہ

چھی بات کرو دانش سے اس نے مجھے اتنا ہی نہیں میں نگار کرا

مجھے نہیں بات کرنی اس چڑیل سے اس نے مجھے بتایا بھی نہیں میں انتظار کرتی رہی کہ اب آئے گی اب

پر میڈم آئی ہی نہیں

اس نے نہیں بتایا

نہیں آنٹی

اس کو تو میں بعد میں پوچھوں گی پر ابھی بات کر لو کوئی ضروری بات کرنی ہے شاید کل کوئی ٹیسٹ ہے

اچھا

کیسی ہو جانی

www.kitabibasti.com

بہت پیاری اب کام کی بات کرو

وہ بھی کر لوں گی پہلے مجھے نکاح کی پیکچرز تو سینڈ کرواجاتی تو دیکھ لیتی اب نہیں دیکھاو گی

جانی میری مجبوری سمجھو یار میں نہیں اسکی اور اب تم میرے ساتھ ایسا کرو گی اپنی جان سے پیاری عزیز

دوست کو تم اپنے اتنے سپیشل دن کی پیکچر نہیں دیکھاو گی

اچھا بس کرو ڈرامے باز بھیجتی ہوں اب کام بتاؤ جس کے لیے فون کیا ہے

سن کر چیخنا مت

ہاں نہیں چیختی بتاو تم

کل ٹیسٹ اکاؤنٹنگ کا

اور تم مجھے اب بتا رہی ہو

کب سے میسج کر رہی ہوں پر آپ مجھے اگنور کرنے میں مصروف تھی تو اب میں کیا کرتی

ہائے اللہ میری تو تیاری بھی نہیں ہے

www.kitabibasti.com

ہو جائے گی توڑا سا ہے

اچھا

ہاں سلیبس سینڈ کر دیا ہے میں نے دیکھ لو اور صبح جلدی آ جانا اچھا ٹھیک ہے اب توڑا پڑھ لیتے ہیں

ہیں ٹھیک ہے بائے

بائے

حورین ابھی اپنا سارا ٹیسٹ یاد کر کہ لیٹی ہی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوتا ہے

وہ مشکل سے اٹھ کر دروازہ کھولتی ہے

آپ اس وقت یہاں (وہ امان کو دیکھ کر پوچھتی ہے)

ہاں پر مجھے لگ رہا ہے میں نے اپنے بے بی کی نیند خراب کر دی (امان اندر دخل ہوتا ہے (ہم

)(حورین آنکھیں بند کیے زور و شور سے سر ہلاتی ہے جس پر امان مسکراتا ہے

)اوو سوری بے بی (امان اسے نرمی سے پکڑتا اپنے سینے سے لگاتا ہے

امان چھوڑیں کوئی آ جائے گا

www.kitabibasti.com

)کوئی نہیں آتا میری جان(وہ مسکراتے ہوئے کہتا اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھتا ہے

شکریہ میری زندگی میں شامل

ہونے کا میری زندگی کو خوشگوار بنانے کے لیے آئی لو یو سوچ ڈیر والفی

آپ مجھے کبھی چھوڑیں گے تو نہیں

کبھی بھی نہیں میری جان ایسی باتیں اپنے ذہن میں لا کر خود کو پریشان نہ کرو تم ہو تو میں ہوں

تمہارے

بغیر میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا میری جان

آئی لو یو(حورین مسکراتے ہوئے کہتی اس کے سینے سے لگتی چھپنے کی کوشش کرتی ہے جس پر امان

ہنستا

)ہے

لو یو ٹو میرا بچہ

امان اپنی جیکٹ کی پوکٹ سے ایک بوکس نکال کر اس میں سے ایک باریک چین نکالتا ہے جس

میں

www.kitabibasti.com

چھوٹا ساوائٹ کل کا ہارٹ شیپ کا موتی لگا تھا جس میں انت الحیات لکھا تھا واد یہ کتنا پیارا ہے (حورین کے کہنے پر وہ مسکراتے ہوئے اسے نیکلیس پہناتا ہے)

اب پیارا الگ رہا ہے (وہ مسکرا کر کہتا اپنے لب اس کے مے میں وہاں اتنا پر رھتا ہے)

چلواب ریسٹ رو میرا اب بی کافی تھک گیا تھا

ہاں نہ بیٹھ بیٹھ کر میری کمر اکٹر گئی تھی

میں دبا دوں

) نہیں (وہ جنتے ہوئے کہتی ہے

اوکے اب تم سو جاو گڈ نائٹ اپنا دھیان رکھنا میرے لیے

اوکے میرا بچہ (وہ ہنستے ہوئے کہتی جس پر امان بھی ہنستا ہے)

بہت شرارتی ہو گئی ہو تم چلو لیٹ جاو (وہ اس کی بیڈ کے پاس لے جاتا یے (اوکے گڈ نائٹ (حورین)لیٹتے ہوئے کہتی ہے

)گڈ نائٹ (امان کہ کر کمرے کا دروازہ بند کرتا باہر اجاتا ہے

www.kitabibasti.com

سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے جب حورین بھاگتے ہوئے نیچے آتی ہے ارے بیٹا دھیان سے

(شہروز صاحب بولتے ہیں

کیا ہوا بیٹا (شیراز صاحب پوچھتے ہیں)

وہ مجھے یونیورسٹی جانا ہے لیٹ ہورہی ہوں جانا تھا (صدرہ بیگم اسے گورتے ہوئے

) تو جلدی ہے جبین پر امان پیسے منہ کرتا ہنستا ہے

ماما اب ڈانٹیں تو نہیں اسے (حارث کہتا ہے)

بیٹا میں آپ کو چھوڑ دوں پر آپ پہلے ناشتہ تو کر لو

نہیں بھائی بہت لیٹ ہو گئی ہوں پہلے ہی میں وہاں سے کچھ کھا لوں گی اور اگر نہ کھایا اور طبعیت

خراب ہو گئی تو (اہل کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے)

نہیں بھائی پکا کھاوں گی

)اب چلیں بھائی میں لیٹ ہورہی وہ ماہل کا بازو پکڑتے ہوئے کہتی ہے

)اسے ناشتہ تو کرنے دو (صدرہ بیگم اسے ڈانٹتے ہوئے کہتی ہیں

www.kitabibasti.com

)میں نے کر لیا چلو چلیں (ماہل چیر سے اٹھتا ہے

اللہ حافظ سب کو (حورین کہ کر ماہل کے ساتھ باہر نکلتی ہے جس پر سب مسکراتے ہیں (آپ کی

لیو تو پرسوں تک کی تھی پر آپ آج کیوں جا رہے ہو کوئی ضروری کام تھا ماہل ڈرائیو کرتے

(ہوئے پوچھتا ہے

جی بھائی اس پاگل عورت نے مجھے رات کو بتایا کہ آج ٹیسٹ ہے اور اس کے نمبر فائنل میں ایڈ

ہونے

(ہیں (وہ معصوم شکل بنا کر کہتی ہے) ہے (اور اچھا (وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے

ٹیسٹ کی تیاری ہے

توڑی سی ہے

چلو کوئی نہیں اچھا ہو جائے گا اب بتاو آپ فری کتنے بجے ہو گے (وہ اس کی یونیورسٹی کے سامنے

گاڑی

روکتے ہوئے کہتا ہے (پتا نہیں بھائی

جب فری ہو جاو مجھے کال کر دینا

www.kitabibasti.com

اوکے بھائی بائے

)بائے (اسے یونیورسٹی چھوڑ کر وہ آفس کی طرف چلا جاتا ہے

)ہیلوڈارلنگ (زائشہ مسکراتے ہوئے کہتی اس سے ملتی ہے

دفع ہو جاو

اود میرا بے بی غصہ ہے

ہاں ہوں پر تمہیں کیا

سوری بی بی

تمہاری اکلوتی دوست کا نکاح تھااور تم نہیں آئی

شادی ہےاوں کی ریکا

دیکھ لیں گے

) اچھااب غصہ تونہ کرو (زائشہ اسے کے گال کھینچتے ہوئے کہتی ہے

www.kitabibasti.com

)ٹیسٹ نہیں دینا کیا وہ اسے گورتے ہوئے کہتی ہے

وہ تو دو گھنٹے بعد ہے

کیا!!!!

ہاں (زائشہ ہنستے ہوئے کہتی ہے)

تمہیں چھوڑوں گی نہیں میں کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا ظالم لڑکی اتنی جلدی بلا لیا

میں نے کہا مل کر تیاری کر لیں گے (زائشہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے (میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا میرے پیٹ میں چوہے بھی اب مرنے والے ہیں (حورین پیٹ پر ہاتھ

)رکھتے معصومانہ انداز میں کہتی ہے

اوو چلو کچھ کھاتے ہیں

ہم چلو

کھانے کے بعد وہ بڑے سے گراونڈ میں بیٹھ کر ٹیسٹ کی تیاری کرتی ہیں اور بارہ بج گئے چل اٹھ

(زائشہ حورین کو کہتی ہے)

www.kitabibasti.com

اتنی جلدی بج گئے

اب تو بج گئے نہ اب اٹھ سرا گئے ہونگے

ہاں چلو چلو

ٹیسٹ دے کر وہ لوگ باہر آکر گراونڈ میں بیٹھ گئی تھیں حورین نے ماہل کو فون کیا کر دیا تھا کہ وہ

اسے

آکر لے جائے جس پر اس نے دس منٹ تک آنے کا کہا تھا اور اب وہ دونوں گراونڈ میں بیٹھیں

باتیں

کر رہی تھیں

)اچھا ہو گیا ٹیسٹ (حورین بولتی ہے

)ہاں یار شکر ہے جان چھوٹی (وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے

رخصتی کب ہے

جب بھی ہو تمہیں کیا تم نے کونسا آنا ہے آوں گی یارا

www.kitabibasti.com

ہاں پکا پر بتاو تو سہی ہے کب

اگلے مہینے

اگلے مہینہ تو آنے والا مجھے تو آج سے تیاری شروع کرنی پڑے گی ہاں بلکل (حورین ہنستے ہوئے کہتی ہے)

وہ لوگ باتیں کر رہے تھے جب حورین کا فون بجتا ہے وہ دیکھتی ہے تو ماں کی کال ہوتی ہے

جی بھائی میں بس دو منٹ میں آئی

لینے اگئے ہیں

ہیں چلتی ہوں تمہیں لینے نہیں آئے اب تک

بس پانچ منٹ تک پہنچنے والے ہیں

اوکے بائے

بائے (حورین زائشہ سے مل کر باہر کی طرف جاتی ہے)

www.kitabibasti.com

گھر آکر کھانا کھانے کے بعد وہ سو گئی تھی اب شام کے چھ بج رہے تھے جب سائرہ بیگم اسے اٹھانے

آئی

تھی

حورین بیٹا اٹھ جاو

اٹھ جاو میرا بچہ

بڑی ماما ابھی سونا اور

بیٹا ابھی پھپھو آئی ہیں وہ چاہ رہی تھی تم امان کے ساتھ شوپنگ پر جاو اور اپنی مرضی سے شادی کے

ڈریسز اپنی مرضی سے لے لو امان ویٹ کر رہا ہے تمہارا

ابھی جانا

جی بیٹا

او کے

www.kitabibasti.com

اوکے بڑی ماما(حورین سائرہ بیگم کو ہی کر کہ ریڈی شاباش اب جلدی سے ریڈی ہو کر نیچھے آجانا

)ہونے جاتی ہے

پھپھو آپ اپنی پسند کے لے لیتے

کوئی بات نہیں بیٹا ویسے بھی میری تمہاری پسند میں فرق تو ہے نہیں

جی پر پھپھو آپ کا یہ بیٹا مجھے تنگ نہ کرے(وہ امان کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں کہتی ہے

جس پر وہ اسے گورتا ہے(نہیں کرے گا میں سمجھا دوں گی

)اوکے(وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے امان کے ساتھ باہر کی طرف جاتی ہے

)شکایتیں کم کیا کرو میری(امان ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہتا ہے

کیوں

تمہارے معصوم شوہر کو ڈانٹ پڑتی ہے

) اوو تو آپ اپنی حرکتیں سیدھی کر لیں(وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے

اچھا اب گوریں تو نہیں

www.kitabibasti.com

اس نظر کو پیار سے دیکھنا کہتے ہیں

اچھا تو آپ مجھے پیار سے دیکھ رہے

یس ڈیر والفی

نوین کیا حالت بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی چلو کہیں باہر چلتے ہیں

میرا دل نہیں کر رہا

)کیوں نہیں کر رہا چلو اٹھو(وہ اسے بازوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے کہتی ہے

فائزہ یار میں

)چپ کر کہ ریڈی ہو جائے کوئی بہانہ نہیں چلے گا وہ نوین کی بات ختم ہونے سے پہلے بولتے ہے

اچھا میری ماں

وہ دونوں اس وقت شوپنگ مال میں موجود تھے

)نوین یہ دیکھو کیسا لگ رہا(فائزہ اسے ایک ڈریس دیکھاتے ہوئے پوچھتی ہے

بہت پیارا ہے اور تم پے تو اور پیارا لگے گا

www.kitabibasti.com

) اور یہ کیسا ہے (وہ اسے ایک اور ڈر میں دیکھاتے ہوئے پوچھتی ہے

تمہیں کونسا زیادہ اچھا لگ رہا ہے

دونوں ہی اچھے ہیں

چلو دونوں ہی لے لیتے ہیں

ہاں ٹھیک ہے اب چلو وہ دونوں ہنستے ہوئے کہتی بل کاونٹر کی طرف جاتی ہیں)وہ شوپ سے نکل

رہی تھی جب نوین کسی شخص سے ٹکراتی ہے

سب سے پہلے انہوں نے برایڈل ڈریس پسند کیا تھا جسے ایک ہفتے بعد ڈیزائنر خود ڈلیور کردے گا

اس کے بعد کچھ اور ڈریسز اور جیولری لی جو بہت مشکل سے اسے پسند آئی تھی اب حورین امان کو

بہت تنگ کر رہی تھی کبھی اس شوپ پر جاتی کبھی دوسری پر امان تھک چکا تھا اب بھی وہ لوگ ایک

شوپ

سے نکل کر دوسری شوپ میں جا رہے تھے ج امان کسی لڑکی سے ٹھکراتا ہے

سوری

امان ملک (نوین اسے ماسک میں بھی پہچان گئی تھی)

www.kitabibasti.com

جی

سر دو منٹ آپی سے بات ہو سکتی ہے پل

سر (نوین کو کسی سوچ میں گم دیکھ کر فائزہ بولتی ہے جبکہ نوین امان کے ہاتھ میں حورین کا ہاتھ دیکھ کر

(چپ ہو گئی تھی

ابھی

سر پلیز ابھی اتفاق سے ملاقات ہو گئی ہے بعد میں ہم نہیں مل پائیں گے

)اوکے (وہ کسی سے ایسے بات نہیں کرتا تھا پر اس کے بارے بار کہنے پر ہامی بھر لیتا ہے

امان

جان بس پانچ منٹ میں آ جاوں گا

) اوکے (وہ کہہ کر شوپ کے اندر چلی جاتی ہے امان جانتا تھا کہ وہ ناراض ہو گئی ہے

)جی بولیں (وہ لوگ ایک سائڈ پر جاتے ہیں

www.kitabibasti.com

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی آپ وہ روتے ہوئے کہتی ہے)یہ کیا

)کہ رہی ہیں آپ اس لیے آپ نے مجھے روکا تھا وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہتا ہے

اس میں غلط کیا ہے

میرا نکاح ہو چکا ہے اور میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے آپ اپنے ذہن اور دل سے یہ بات

نکال

دیں اور بھول جائیں سب یہی آپ کے لیے بہتر ہے

سوری سر (فائزہ نوین کو سنبھالتی اماں سے معذرت کرتی ہے جس پر اماں کوئی جواب دیے بغیر

وہاں

(سے چلا جاتا ہے

حورین کچھ پسند آیا

نہیں مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں

نہیں پسند رہا تو ٹائم ویسٹ کیوں کر رہی ہو (وہ اس کی بات کا تنا غصہ سے بولتا ہے جس پر اس کی

انکھوں

www.kitabibasti.com

(میں آنسو آجاتے ہیں وہ روتے ہوئے باہر کی طرف جاتی ہے

حورین میری بات سنو(امان اسے کے پیچھے جاتا ہے اسے خود پر غصہ ارہا تھا اس نے کسی اور کا غصہ

اس

سنواے کے پیچھے ہے اسے خود پر غصہ ارہا تھا

(پر نکال دیا تھا وی جانتا تھا وہ کافی ہرٹ ہوئی تھی

)حورین رکو(امان اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتا ہے

چھوڑیں ہاتھ میرا(وہ روتے ہوئے اس سے اپنا ہاتھ چھڑواتی ہے)

سوری میری جان رو نہیں چلو آو ڈنر کرتے ہیں(وہ اس کا ہاتھ پکڑتا پارکنگ کی طرف جانے لگتا

ہے)

(مجھے نہیں کہیں جانا آپ کے ساتھ(وہ دوبارہ اپنا ہاتھ کھینچتی ہے(ہے

توگھر کیسے جاوگی

خود چلی جاوں گی (وہ اس کے آنسو صاف کرنے لگتا ہے جب وہ دو قدم پیچھے ہوتی ہے جس پر اسے مزید غصہ آ جاتا ہے جس پر وہ اس کا ہاتھ پکڑے زبردستی اپنے ساتھ لیے گاڑی کے پاس جاتا دروازہ کھول کر

)اندر بیٹھاتا ہے اور شوپنگ بھیگز پیچھے سیٹ پر رکھتا ہے

کھولیں اسے مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ وہ دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی جب امان

(ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تا اسے اپنی طرف کھینچتا ہے جس پر وہ ڈر جاتی ہے

) چپ رونا نہیں ایک آنسو بھی نظر نہ آئے مجھے (وہ اس کو ڈرتا دیکھ پیار سے کہتا ہے

کیوں آپ کے آنسو ہیں

ہیں تم میری ہو تمہاری آنکھیں بھی میری ہیں تو ان سے نکلنے والا آنسو بھی تو میرے ہوئے (وہ اس کے آنسو صاف کرتا کہتا ہے جس پر وہ چپ ہو جاتی ہے

ڈنر کہا کرو گی

مجھے گھر جانا ہے

کیوں میری جان

www.kitabibasti.com

مجھے اپنی جان نہ کہا کریں میں آپ کی جان نہیں ہوں آپ مجھے ڈانٹتے ہیں غصہ ہوتے ہیں پہلے ان دو

چڑیلوں کے ساتھ چلے گئے اور بعد میں آ کر مجھے پر غصہ کرتے ہیں

سوری میری جان (وہ اس اپنی طرف کھینچتا اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہے (میں نہیں معاف کروں گی (وہ اپنا شرمایا چہرہ دوسری طرف کرتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ مسکراتا ہے (

ڈیر وائٹ پلیز اپنے شوہر کو معاف کر دو پہلے اپنے کان پکڑیں

) سوری بے بی (وہ کان پکڑ کر کہتا ہے جس پر وہ ہنستی ہے

چلیں معاف کیا آپ بھی کیا یاد کریں گے کتنے اچھی بیوی ملی ہے اپکو (وہ ہنتے ہوئے کہتی ہے جس پر) مسکراتا ہے

جی بلکل اب بتائیں ڈنر کرنا ہے

ہاں نہ کرنا ہے اتنی بھوک لگی ہے

www.kitabibasti.com

)اوکے (وہ ہنستے ہوئے کہتا گاڑی سٹارٹ کرتا ہے

خوشگوار ماحول میں کھانا کھانے کے بعد وہ دس بجے کے قریب حورین کو گھر چھوڑ کر شازیہ بیگم کو ساتھ

لیے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے

جب سے وہ گھر آئی تھی بخار میں آپ رہی تھی

نوین توڑی ہمت کرو اٹھو یہ سوپ پیو پھر میڈیسن کھانی ہے (فائزہ سوپ کا باو کل سائڈ ٹیبل پر رکھتے اس

)کے سرھانے بیٹھتی ہے

مجھے کچھ نہیں کھانا

کیوں نہیں کھانا کھاو گی نہیں تو ٹھیک کیسے ہو گی چلو ہمت کرو تم تو بہت سٹرونگ ہو (وہ اس کی مدد

کرتے اسے بیٹھاتی ہے (چلو میں اپنے ہاتھوں سے کھلاتی ہوں اپنی بہن کو (وہ سوپ کا باو کل پکڑ کر

(اسے پیلانے لگتی ہے

بس (توڑا سا کھانے کے بعد نوین کہتی ہے)

www.kitabibasti.com

اچھا چلو یہ میڈیسن کھالو (وہ اسے میڈیسن کھانے کے بعد پانی کا گلاس فائزہ کو پکڑاتی ہے)

سر دباؤں

(ہم (وہ اس کے کہنے پر سر دبانے لگتی ہے جس سے وہ توڑی دیر میں ہی سو جاتی ہے

آج یونیورسٹی نہیں جانا

نہیں بھائی آج کوئی لیکچر نہیں ہے (فارس کے پوچھنے پر وہ لیٹے لیٹے جواب دیتی ہے)

اچھا

چلو پھر ناشتہ کرتے ہیں

اہل بھائی بھی گھر پر ہیں

ہاں تینوں خوب مستی کریں گیں

یس

ارے میری بہنا آہستہ بولو ابھی دو ہٹلر گھر پر ہیں پر مجھے پتا تم ہمیں بچالو گی

تمہیں کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی ہو (حورین اسے آنکھوں سے اشارہ کر رہی تھی پر وہ سمجھ ہی اب

www.kitabibasti.com

نہیں

(رہا تھا

میری جان مجھے یہ اشارہ سمجھ نہیں آتے کھل کر بولو کونساوہ ہٹلر یہیں موجود (وہ بولتے ہوا مرتا ہے

) پر اپنے سامنے حارث کو کھڑا دیکھ ایک دم خاموش ہو جاتا ہے

بھ۔۔۔بھائی۔۔۔۔آپ

جو فائل تمہیں دی تھی وہ کمپلیٹ ہو گئی ہے

جی بھائی

کہاں ہے

وہ۔۔۔وہ

کیا وہ

مل نہیں رہی

کیا

www.kitabibasti.com

میں بس دو منٹ میں ڈھونڈ کر آپ کو دیتا ہوں

تم سدھرنے والی چیز ہی نہیں ہو(حارث اس کے کان کھینچتے ہوئے کہتا ہے(بھائی نہیں ڈانٹیں بس ہم ڈھونڈ لیں گے فائل

بیٹا اسے اپنی ذمہ داری سمجھنی پڑے گی ہر وقت مذاق میں رہتے ہیں دونوں نہیں بھائی وہ بہت سمجھدار ہیں اور انہیں اپنی ذمہ داری کا بھی احساس وہ تو بس میرے ساتھ مذاق کرتے ہیں(وہ حارث کا ہاتھ اس کے کان سے ہٹاتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ مسکراتا ہے(اچھا نہیں کہتا کچھ اور تم بھی منہ سیدھا کر و اپنا(حارث دونوں کو گلے لگاتا کہتا ہے جس پر وہ دونوں مسکراتے ہیں) چلو جلدی سے فائل لا کر دو

)بس دو منٹ میں آیا وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جاتا ہے

میں آیا جاتا

,اپ بھی فریش ہو کر اجاو ناشتہ کرتے ہیں

او کے بھائی

بابا آپ سے بات کرنی تھی

www.kitabibasti.com

او میرا ابیا بیجو اد حر (عجاز صاحب نوین کو اپنے پاس بیٹاتے ہیں) بابا آپ جس سے کہیں گے میں اس سے شادی کے لیے راضی ہوں

بیٹا میں آپ کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں کروں گا

آپ کی پسند سے بہتر اور کوئی نہیں

)وہ مسکراتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیتے ہیں (

کچھ دنوں پہلے جن کا رشتہ آیا تھا وہ بار بار جواب مانگ رہے ہیں اب جو جواب تم دو گی وہی میرا ہو گا

اگر آپ کو صحیح لگ رہا ہے تو ہاں کر دیں

خوش رہو اللہ نصیب اچھے کرے تم دونوں کے

)کیا ہو رہا ہے (فائزہ چائے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوتی ہے

باتیں کر رہیں ہیں پر ہم تمہیں نہیں بتائیں گے (نوین گاز صاحب کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہتی

)ہے

www.kitabibasti.com

کیوں (وہ بنا کر کہتی ٹرے میل پر رکھتی ہے اور عجاز صاحب کے دوسرے طرف آ کر بیٹھتی ہے

جس پر

(وہ دونوں ہنستے ہیں

اگلے دن ان کے فون آنے پر عجاز صاحب نے ہاں کر دی تھی اور اب وہ لوگ شادی کی ڈیٹ فکس

کرنے آئے تھے نوین چائے بنا کر لائی تھی جبکہ باقی سب چیزیں فائدہ پہلے ٹیبل پر رکھ چکی تھی

فائز فائزہ ماشاءاللہ میری بچی تو بہت پیاری ہے (عائشہ بیگم نوین کو اپنے پاس بیٹھاتی اس کے صدقے

واری جا رہی

تھی

عائشہ بیگم اور منیب صاحب کا ایک ہی بیٹا تھا رافع جس کا ایمپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا اور بزنس

ورڈ

(میں اس کا ایک نام تھا

بھائی صاحب اگلے ہفتے کو ہم بارات لائیں گے اور اپنی بیٹی کو لیں جائیں گے (منیب صاحب نوین

کے سر

www.kitabibasti.com

(پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں

منیب بھائی اتنی جلدی توڑی تیاری کرنی ہے اور بچی کی شادی ہے کچھ چیزیں لینی

نہیں نہیں کوئی چیز نہیں لیں گے ہم اپ ہمیں اتنی پیاری بیٹی دے رہیں ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے (

)منیب صاحب ان کی بات سمجھتے ہوئے کہتے ہیں

پلیز بھائی صاحب ہمیں شرمندہ مت کریں (منیب صاحب کہتے ہیں جس پر وہ مسکراتے ہیں) بھائی

صاحب بتائیں ہم لیں آئیں بارات اگلے ہفتے کو

جی بالکل آپ کی بیٹی ہے (ان کی بات پر سب مسکراتے ہیں اس کے بعد نوین اٹھ کر چلی جاتی ہے

جس

) کے توڑی دیر بعد وہ لوگ بھی چلے جاتے ہیں

میرا بیٹا خوش ہے نہ (عجاز صاحب نوین سے پوچھتے ہیں)

جی بابا

بابا مجھے بہت ساری شوپنگ کرنی ہے اور ٹائم بہت کم ہے ہم کل ہی جائیں گے (نوین کہتی ہے جس

پر وہ

www.kitabibasti.com

)دونوں مسکراتے ہیں

)اچھا چلی جانا(عجاز صاحب ان دونوں کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں

ایک ہفتہ شادی کی تیاریوں میں گزر گیا آج نوین کی مہندی تھی

ہ بیلو اورنج اور پینک کلر کے لہنگے میں بہت پیاری لگ رہی تھی جبکہ فائزہ نے پیلو اور پینک کلر کے ہ پینیشن کی شورٹ شرٹ اور شرارہ پہنا ہوا تھا دونوں آسمان سے اتری پریاں لگ رہی تھی

رسموں کے بعد ڈانس کی باری ہے جس کی فائزہ اور اس کی کچھ کزنز نے خوب ہلا گلا کیا

اب تقریب رات کے بارہ بج رہے تھے سب مہمان جا چکے تھے نوین بھی کپڑے چھینج کر کہ تھی اور اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ رافع کو جانتی تک نہیں تھی نہ اس سے کبھی ملاقات ہوئی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب فائدہ اس کے پاس آ کر بیٹھتی ہے

آپ میں کو بہت مس کروں گی(فائزہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہتی ہے(میں بھی بہت)مس کروں گی تمہیں(نوین اس کے گال پر خس کرتی ہے

آپی آپ خوش تو ہیں

www.kitabibasti.com

ہاں میری جان بہت خوش ہوں اے نے اچھے لوگ ہیں دیکھا نہیں کتنا پیار اکرنے والے چاہنے والے

لوگ ہیں

جی آپی اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا مسکراتا رکھے

آمین

چلو اب سو جائیں صبح جلدی اٹھنا بہت کام ہیں

) اچھا دادی اماں (وہ ہنستے ہوئے کہتی جس پر فائزہ بھی ہنستی ہے

آج بارات تھی فائزہ نوین کے ساتھ سیلون میں تھی تقریباً سارے کام مکمل ہو چکے تھے عجاز صاحب

اس وقت ہال میں موجود تھے اور سارے انتظامات دیکھ رہے تھے نوین تیار ہو چکی تھی اور اب نیچھے بیٹھی فائزہ کے پاس جاتی ہے جو انتظار کر رہی تھی

ریڈ اور گولڈن کلر کا لہنگا پہنے تیار ہوئی بہت پیاری لگ رہی تھی واوا پی آپ کتنی پیاری لگتی رہی ہیں

) ماشاءاللہ ماشاءاللہ فائزہ اسے نیچھے آتا دیکھ اٹھ کر اس کے پاس جاتی ہے

www.kitabibasti.com

میری بہن بھی بہت پیاری لگتی رہی ہے (نوین فائزہ کو دیکھ کر کہتی ہے جس نے ریڈ اور گولڈن کلر کے ہیمینیشن کی فراک پہنی تھی جس میں وہ پیاری سے گڑیا لگ رہی تھی)

تھینک یو اب چلیں بابا انتظار کر رہے

ہاں چلو

تقریباً دس منٹ وہ لوگ ہال پہنچ چکے تھے نوین کو برائیڈل روم میں بیٹھا کر وہ بارات کا استقبال کرنے گئی

تھی

اسے اندر تک ڈھول کی آواز میں ارہی تھی وہ بہت نروس ہو رہی تھی اس نے کھڑکی سے پردہ ہٹایا تو جیسے ہی رافع پر نظر پڑی تو پلٹنا بھول گئی بلیک کلر کی شیروانی میں شاندار پرسنیلٹی کا مالک وہ مغرور شہزادہ لگ رہا تھا

بارات کے آنے کے بعد نکاح کی رسم ادا ہوئی اور اس کے بعد نوین کو سٹیج کی طرف لے جایا گیا وہ اس مسلسل کانپ رہی تھی اسے خود جھ نہیں آرہی تھی وہ اتنی نروس کیوں ہو رہی ہے جبکہ کے ساتھ بیٹھی

www.kitabibasti.com

رافع کی اس سے نظر نہیں ہٹ رہی تھی

ریلیکس سویٹ ہارٹ (رافع اس کی کمر پر ہاتھ رکھتا اس کے کان کے پاس جھکتا ہوا کہتا ہے جس سے

اس

)کی رہی سہی جان بھی ہوا ہو جاتی ہے

دودھ پلائی کی رسم کے بعد رخصتی کا وقت آیا تھا جو اس کے لیے بہت مشکل تھا وہ فائزہ کو چپ

کرواتی اس کے گلے لگی تھی وہ بھی رو رہی تھی اس کے بعد وہ سب سے مل کر اپنی زندگی کی نئی

شروعات کیسے

رافع کے ساتھ رخصت ہو گئی تھی سے وہ سب کے

اس کے شاندار استقبال کے بعد اسے ایک کمرے میں بیٹھا یا جاتا ہے جو بہت پیار ادیوریٹ ہوا تھا بیٹا

) کوئی چیز چاہیے (عائشہ بیگم نوین سے پوچھتی ہیں

نہیں آنٹی

بیٹا اگر تم مجھے ماما کہو گی تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا

) جی ٹھیک ہے ماما وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ بھی مسکراتی ہیں

www.kitabibasti.com

میں چلتی ہوں رافع توڑی دیر میں اتا ہو گا

جی (عائشہ بیگم مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں)

)تقریباً دس منٹ رافع اندر آتا ہے اور اسے گھبرایا ہوا دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے پاس آتا ہے

اسلام والیکم

)وعلیکم اسلام (وہ آہستہ آواز میں کہتی ہے

بہت پیاری لگتی رہی تھی آپ جانم (وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہتا ہے جس پر وہ مزید گھبرا

(جاتی ہے

تھینک یو

میں اچھا نہیں لگ رہا کیا

ن۔۔۔ نہیں بہت اچھے لگ رہے ہیں (اس کے جلدی سے بولنے پر وہ مسکراتا ہوا اسے ماتھے پر لب

رکھتا ہے (ارے آپ ابھی سے اتنا شرما اور گھبرا رہی ہیں آگے کیا ہو گا (اس کی ذو معنی بات پر وہ

شرم سے لال ہو رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھ رہا تھا (یہ

www.kitabibasti.com

آپ کے لیے (وہ ایک بوکس سے پیاری سے ڈائمنڈ کا نیکلیس نکال کر اس کے گلے میں پہناتا ہے

)

کیسا لگا

بہت پیارا ہے (وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے جبکہ وہ اس کو مسکراتا دیکھ اس کی مسکراہٹ میں کھو جاتا

ہے)

ک۔۔ کیا۔۔۔ ہوا

جانم آپ ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہیں (اس کی بات پر وہ شرماتی ہیں جس پر وہ اسے کھینچ کر اپنے

سینے

) سے لگاتا ہے

کیا ہم اپنی نئ زندگی کی شروعات کر سکتے ہیں

ریلیکس سویٹ ہارٹ آپ کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہوگا وہ اس کے گال پر لب رکھتا ہے جس پر

وہ

www.kitabibasti.com

گردن ہاں میں ہلاتی ہے) تھینک یو سو مچ جانم (وہ کمرے کی لائٹس بند کرتا کہتا ہے دور کہیں چاند بھی ان کے ملن پر شرماتا ہوا

) بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتا ہے

امان جلدی نیچھے آو بیٹا

جی ماما

بیٹا میں نے تمہیں بتایا تھا نہ کہ فاطمہ ارہی ہے

جی

ماما

تو بیٹا اسے لینے جاو وہ پہنچھنے والی ہے

انکل بھی ساتھ ارہے ہیں نہیں (وہ مایوسی سے کہتی ہیں)

آج آپ پریشان نہ ہوں فاطمہ تو ارہی ہے نہ

چلیں اب میں جا رہا ہوں اپنا خیال رکھیے گا

www.kitabibasti.com

اچھا دھیان سے جانا

او کے ماما بائے

فاطمہ زمان صاحب کی بہن کی بیٹی تھی جو امان سے ایک سال چھوٹی تھی اپنی والدہ کے انتقال کے بعد

نی میں کہی جو امان سے ایک سماں چیون فاطمہ کے والد اس کو ساتھ لیے لندن چلے گئے تھے اور اب تک پاکستان نہیں آئے تھے فاطمہ کبھی

(کبھار جاتی تھی اور اب بھی امان کی شادی اٹینڈ کرنے ارہی تھی

اسلام و تیکم (امان فاطمہ کا انتظار کر رہا تھا جب پیچھے سے کسی لڑکی کی آواز آتی ہے)

والیکم اسلام میں کب سے تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کیسی ہو

میں ٹھیک تم کیسے ہو

میں بھی ٹھیک (وہ اس کا سامان گاڑی میں رکھتا ہے)کافی ہینڈسم ہو گئے ہو (وہ اس خیبات پر مسکراتا ہے)

چلیں ماما انتظار کر رہی ہیں

www.kitabibasti.com

ضرور

اسلام والیکم ممانی جان والیکم اسلام کیسی ہے میری بچی

بالکل فٹ میں نے آپ کو بہت مس کیا

)میں نے بھی بہت مس کیا اپنی بچی کو (وہ اس کو اپنے گلے لگائے کہتی ہیں

کھانا لگاو بیٹا

نہیں ممانی جان تھک گئی ہوں ریسٹ کروں گی

چلو ٹھیک ہے ریسٹ کر لو

ماموں کہاں ہے

آفس گئے ہیں توڑی دیر تک آجائیں گے تب تک تم ریسٹ کو

چلیں ٹھیک ہے

آج ولیمہ تھا جس میں مشہور سیاستدان اور بزنسن مین مدعو تھے وہ دونوں ایک ساتھ بہت حسین

اور

www.kitabibasti.com

پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے

لایٹ براون اور گولڈن کلر کا لہنگا پہنے وہ بہت حسین لگ رہی تھی

ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہیں ہیں آپ دونوں (فائزہ عجاز صاحب کے ساتھ سٹیج پر آتی ہے اور

) نوین سے ملتے ہوئے کہتی ہے جبکہ عجاز صاحب رافع سے مل کر نوین سے ملتے ہیں

)تھینک یو لٹل سسٹر (رافع مسکراتے ہوئے کہتا ہے جس پر وہ بھی مسکراتی ہے

کیسا ہے میرا بیٹا ہے ٹھیک ہوں بابا آپ کیسے ہیں

میرا بیٹا ٹھیک تو میں بھی ٹھیک

توڑا بہت باتوں کے بعد وہ سٹیج سے اتر کر سامنے صوفے پر عائشہ بیگم اور منیب صاحب کے پاس

بیٹھتے

(ہیں

ولیمے کے بعد وہ لوگ گھر چلے جاتے ہیں نوین بھی کافی تھک گئ تھی اس لیے کپڑے چینج کر کہ

لیٹ چلے جاتے ہی نوین بھی کافی تھک گئ بھی اس

جاتی ہے

www.kitabibasti.com

نوین بیٹا عائشہ بیگم کھانے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوتی ہیں (بیٹا پہلے کھانا کھالو پھر سو جانا میری جان) وہ کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس کے پاس بیٹھتی ہیں

) ماما وہ ان کے گلے لگتی اپنے آنسو صاف کرتی ہے

کیا ہوا بیٹا

وہ بس ماما کی یاد آگئی تھی

میری جان میں بھی آپ کی ماما ہوں اب آپ نے رونا نہیں (وہ ماتھے پر بوسہ دیتی اس کے آنسو صاف

کرتی ہیں جب رافع کمرے میں داخل ہوتا ہے پر نوین کو روتا دیکھ پریشان ہو جاتا ہے (کیا ہوا جانم (وہ فوراً اس کے پاس جاتا ہے جبکہ اسکے جانم کہنے پر وہ شرم سے لال ہو رہی تھی اور عائشہ بیگم نیچے منہ کیے مسکرا رہی تھی)

کچھ نہیں (نوین شرماتے ہوئے کہتی ہے اسے شرماتا ہوا دیکھ وہ مسکراتے ہوئے عائشہ بیگم کی طرف دیکھتا ہے (بیٹا میں جا رہی ہوں کھانا کھا لینا (عائشہ بیگم نوین سے کہتی کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں (

) کیا ہوا میری جان کیوں رو رہی تھی (وہ اسے اپنے بازوں میں اٹھائے صوفے کے پاس جاتا ہے

www.kitabibasti.com

یہ کیا کر رہے ہیں آپ اتاریں مجھے

) اگر نہ اتاروں تو وہ اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھ کر اسے مزید تنگ کر رہا تھا

رافع پلیز (وہ اس کے سینے پر مکے مارتے ہوئے کہتی ہے)

اچھا جانم (وہ اسے صوفے پر بیٹھاتا ہے (چلو کھانا کھاو وہاں پر بھی صحیح سے نہیں کھایا تھا

میرا دل نہیں کر رہا

کیوں نہیں کر رہا کھانا تو پڑے گا چلو میں اپنے ہاتھوں سے کھلاتا ہوں

نہ۔ نہیں میں کھالوں گی

چلو شروع کرو

آپ بھی کھائیں

نہیں آپ کھاو مجھے بھوک نہیں

کیوں بھوک نہیں اچھا اچھا تو آپ چاہتے ہیں میں کھا کھا کر موٹی ہو جاو (وہ آنکھیں چھوٹی کرتی اسے

www.kitabibasti.com

گورتی ہے (ہاں نہ اتنی سی تو ہو کچھ کھایا پیا کرو (اس کی بات پر وہ ناک پھولاتی غصے سے اس کی طرف دیکھتی ہے

(جبکہ ایسے کرنے سے وہ سیدھا رافع کے دل میں اتر رہی تھی

او و جانم غصہ نہیں کریں جلدی سے کھانا کھائیں (وہ ہنستا ہوا اس کی ناک دباتا ہے جس پر وہ بھی ہنستی

ی سے کھا کھائیں وہ نہ ہوا اس ناک دباتا ہے جس وہ

) ہے

چلو جلدی سے کھنا کھاو

اوکے

تقریبا رات کے آٹھ بج رہے تھے سب لوگ شازیہ بیگم کی طرف آئے تھے ممانی جان (فاطمہ

) شازیہ بیگم کے گلے میں بازو ڈالتے ہوئے کہتی ہے

جی بیٹا

www.kitabibasti.com

ہٹیں پیچھے (حورین فاطمہ کو دور کرتے ہوئے خود شازیہ بیگم کے گلے لگتی ہے جس پر سب مسکراتے

(ہیں اور فاطمہ اپنی ہنسی کا گلا گونٹتی ہے

پھپھو آپ میری ہے نہ حورین شازیہ بیگم کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے (ہیں میری جان

)میں آپ کی ہی ہوں (وہ پیار سے اسے کو کہتی ہیں

ارے بیگم آپ تو ہماری ہیں (زمان صاحب کے کہنے پر سب ہنتے ہیں جبکہ شازیہ بیگم انہیں گورتی ہیں اس کے بعد سب خوشگوار ماحول میں کھانا کھاتے ہیں اور شادی کی ڈیٹ فکس کرتے ہیں (

)ارے کیا ہوا پیاری سی ڈول کو (فاطمہ لان میں بیٹھی حورین سے پوچھتی ہے

سوری آپی وہ میں نے آپ کو پیچھے کیا تھا نہ آپ کو برا لگا ہوگا

ارے

نہیں بے بی مجھے پتا یہ نازک سی گریا بہت پیاری ہے اور اس کا دل اس سے بھی زیادہ پیارا ہے (وہ

)مسکراتے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ بھی مسکراتی ہے

آپی اب آپ یہیں رہو گے نہ

www.kitabibasti.com

ہاں جی بے بی آپ کے پاس ہی رہوں گی

)واواب تو بہت مزہ آئے گا وہ خوشی سے اس کے گلے لگتی ہے

) رافع تم نوین کو لے کر کہیں گومنے کا پلان بناو(منیب صاحب ڈنر کے دوران رافع سے کہتے ہیں

جی بابا سوچتا ہوں کچھ

ارے بھئی سوچنا کیا ہے یہی دن ہیں گومنے کے انجوائے کرواو میری بیٹی کو(عائشہ بیگم بولتی ہیں

جس پر

)سب مسکراتے ہیں

اوکے باس

ہمیں پتا تھا تم نے تو کچھ کرنا نہیں اس لیے ہم نے خود ہی کر لیا عائشہ بیگم مسکراتے ہوئے کہتی ہیں(

اور کل تم لوگوں کی فلایٹ ہے سنگاپور کی اس کے بعد مالدیو جانا خوب انجوائے کر کے انا

پر بابا ابھی آفس میں بہت کام ہے

) بیٹا میں دیکھ لوں گا(منیب صاحب کے کہنے پر وہ مسکراتا ہے

www.kitabibasti.com

ڈنر کے بعد پیکنگ کر لینا

) چی ماملا عائشہ بیگم کے کہنے پر نوین مسکراتی ہے (ی کرانی ہے

ایک ماہ بعد

حورین بیٹا نہ جاو یونیورسٹی شادی میں دن کم رہ گئے ہیں (صدرہ بیگم حورین کو یونیورسٹی کے لیے تیار ہو

)کر نیچے آتا دیکھ کر کہتی ہیں

ماما اج بہت ایمپورٹنٹ کویز ہے اس کے بعد تو ویسے بھی چھٹیاں ہی ہیں

چھا

چھٹیاں کیوں (اہل پوچھتا ہے)

پیپرز سٹارٹ ہونے والے ہیں نہ اس لیے

کیا (فارس ایک دم چیختا ہے)

)شادی میں پیپرز (اہل اور فارس اسے تنگ کرتے ایک ساتھ بولتے ہیں

www.kitabibasti.com

)بھائی (حورین چیختی ہے

جی جی (ماہل اور حارث ڈائیننگ ہال سے نکلتے ہیں)

)بھائی یہ تنگ کر رہیں ہیں (وہ ماہل کے گلے لگتی ہے جبکہ حارث ان دونوں کے کان کھینچتا ہے

سدھر جاو تم لوگ

(جی بھائی (وہ دونوں معصوم شکل بنا کر کہتے ہیں جس پر سب ہنستے ہیں

(ہونا موکی بیٹی

بہت خوش لگ رہی ہو (نوین کیچن میں برتن رکھ کر جانے لگتی ہے جب بسمہ (رافع کے ماموکی بیٹی

)

)اسے کہتی ہے

جی

پر فکر نہیں کرو تمہاری یہ خوشی چند دن کی مہمان ہے

کیا مطلب

www.kitabibasti.com

مطلب یہ سویٹ ہارٹ کے رافع نے آپ سے شادی عائشہ آنٹی کے دباو میں آکر کی ہے وہ اپنی ماما کی کوئی بات ٹال نہیں سکتا اور اسی لیے تم سے صحیح سے بات کرتا ورنہ تو وہ تمہیں منہ لگانا بھی پسند نہیں

کرتا

ا۔۔اپ۔۔۔ جھوٹ۔۔۔بول۔۔۔رہی ہیں میں کیوں جھوٹ بولوں گی اور ہم دونوں تو ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے تھے پر ہمارے بیچ تم آگئی پر زیادہ دیر نہیں رہو گی بہت جلد وہ تمہیں ڈایورس دے دے گا وہ کہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے (ن۔۔۔ نہیں

نوین کہاں ہو (رافع کمرے میں اس کا انتظار کر رہا تھا پر اس کے نہ آنے پر پیچھے آتا ہے (نوین (وہ) اسے کیچن کے پاس نیچھے بیٹھا دیکھ اس کی طرف بڑھتا ہے

) کیا یا میری جان (وہ اس کو روتا دیکھ تڑپ کر پوچھتا اس کے آنسو صاف کرتا ہے

مج-مجھے خامات الوصاف ا۔۔پ۔۔۔۔۔۔۔ج۔۔۔مجھے. چھوڑ۔۔۔ ----- دیں۔۔۔۔۔گے (وہ نیم بے ہوش کی

) حالت میں لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ پوچھتی ہے

www.kitabibasti.com

نہیں میری جان میں آپ کو کیوں چھوڑو گا کس نے کہا ہے یہ وہ (وہ کچھ بولنے کی کوشش کے دوران بے ہوش ہو جاتی ہے)

نوین اٹھو میری جان (وہ اس کا چہرہ تپتپاتے ہوئے کہتا ہے پر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ اس کی باہوں

میں تھی رافع کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا

)رافع نوین کو ہاسپٹل لے کر جاتا ہے اسے فوراً آئی سی یو میں شفٹ کرتے ہیں

کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آتا ہے

ڈاکٹر میری وائف کیسی ہے

دیکھیں انہیں کسی بات کا بہت گہرا اثر لیا ہے جس کی وجہ سے ان کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اگلے چوبیس گھنٹے ان کے لیے بہت کریٹیکل ہیں اگر انہیں ہوش نہ آیا تو وہ کوما میں بھی جا سکتا سکتی ہیں (ڈاکٹر کی بات سن کر اس کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا)

ڈاکٹر پلیز اسے بچا لیں اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے

ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے آپ دعا کریں

www.kitabibasti.com

) بیٹا کیا ہوا ہے نوین کو (عائشہ بیگم ائی سی یو کے باہر بیٹھے رافع سے پوچھتی ہیں

مام (اس کی لال آنکھوں کو دیکھ کر عائشہ بیگم نپ گئی تھی)

بیٹا ہمت کرو (منیب صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں (ماما آپ اس کا خیال

رکھیے گا میں توڑی دیر میں اتا ہوں

پر بیٹا (عائشہ بیگم اسے روکنے لگتی ہیں پر منیب صاحب کی بات پر رک جاتی ہیں)

جانے دے اسے

رافع وہاں سے نکل کر مسجد میں آتا ہے رو رو کر اپنے رب سے نوین کی زندگی کی دعائیں مانگتا ہے

تقریبا وہ صبح کے چار بجے واپس ہاسپٹل آتا ہے جہاں ڈاکٹر منیب صاحب سے کچھ کہہ رہا تھا وہ اگے

بڑھتا ان

کے پاس جاتا ہے نوین کیسی ہے

انہیں ہوش اچکا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں آپ مل سکتے ہیں پر ایک ایک کر کہ اللہ تیرا شکر

(سب کے منہ سے بے اختیار یہ نکلا تھا رافع فوراً اندر جاتا ہے جہاں وہ لیٹی چھت کو گور رہی

تھی

www.kitabibasti.com

)میری جان تم ٹھیک (وہ آگے بڑھتا اسے اپنے سینے سے لگاتا ہے

رافع (وہ آہستہ آواز میں بولتی ہے)

جی میری جان

ا۔۔۔اپ مجھے چھوڑ دیں گے

کیسی باتیں کر رہی ہو خس نے کہا ہے تم سے یہ اور مجھے سچ سچ بتاو کیا ہوا تھا کس بات کہ تم نے اتنی ٹینشن

)لی تھی کس نے کہا تم سے یہ (وہ اپنا غصہ کنڑول کرتے ہوئے پوچھتا ہے

کسی نے نہیں

نوین کیا ہوا میری جان مجھ پر بھروسہ نہیں ہے کیا میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا (اس کی آنکھوں میں

)آنسو دیکھ وہ نرم لہجے میں کہتا ہے

تو پھر وہ کیوکہ رہی تھی

کون کیا کہ رہی تھی

ب۔۔ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(وہ پوری بات اس کو بتاتی ہے)تم اس کی باتیں پر یقین نہیں کرو

مجھ پر بھروسہ ہے نہ

جی

)چلو اب سمائل کر کہ دیکھاو(اس کے کہنے پر وہ ہلکا سا مسکراتی ہے

گڈ گرل

آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں نہ(اس کے سوال پر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھتا ہے(میری

دل میں صرف تم ہو ہر دھڑکن تمہارا نام لیتی ہے(وہ جھکتا ہوا اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہے جس

) پر وہ مسکراتی ہے

)سر اگلے ہفتے ان کی رخصتی ہے(علی میر شاہ سے کہتا ہے

یونیورسٹی جا رہی ہے وہ

جی سر

www.kitabibasti.com

کل اپنی میڈم کو دھیان سے لے کر آنا میرے پاس (وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے جس پر علی بھی

) مسکراتا ہے جب اچانک دروازہ کھولتا ہے

ماما بابا۔۔۔۔پ کب آئے (وہ اپنے سامنے شہیر شاہ اور نائلہ بیگم کو دیکھ کر کہتا ہے وہ آگے بڑھ

) ان سے ملنے لگتا ہے جب نائلہ بیگم اس کے منہ پر تھپڑ مارتی ہے

ماما

مت کہو مجھے اپنی ماں ایسی تربیت تو نہیں کی تھی ہم نے تمہاری (نائلہ بیگم روتے ہوئے کہتی ہیں (

تمہیں کیا لگا یم کہاں نہیں ہیں تو تمہارا جو دل کرے گا تم وہ کرو گے (شہیر صاحب نائلہ بیگم کو

سنبھالتے ہوئے کہتے ہیں (تمہیں یہ کرتے ہوئے ذرا شرم نہیں آئی ہی سوچ لیتے کہ تمہاری ایک

چھوٹی بہن ہے اگر کل کو کوئی اس کے ساتھ یہی سب کرے تو تمہیں کیسا لگے گا (شہیر صاحب

غصہ ضبط کرتے ہوئے کہتے ہیں (اب ہمیں اپنی شکل مت دیکھانا مر گئے ہم تمہارے لیے (وہ

نائلہ بیگم کو ساتھ لیے کمرے سے نکلنے لگتی ہیں جب میر شاہ آگے بڑھتا انہیں روکتا ہے اور ان کے

پاؤں میں بیٹھتا ہے (پلیز ماما ابا مجھے معاف کر دیں میں ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا پلیز مجھے معاف

کر دیں (وہ ان کے پاؤں

www.kitabibasti.com

پکڑ روتے ہوئے کہتا ہے جب نائلہ بیگم اسے کندھوں سے تھام کر کھڑا کرتی اپنے سینے سے لگاتی

ہیں)

تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا یہی بہت ہے اب اپنے رب سے بھی معافی مانگے بیٹا

جی ماما

سوری بابا (شہیر صاحب اسے اپنے گلے سے لگاتے ہیں)

حورین بچے چلو ہمارے ساتھ شوپنگ کے لیے (صدرہ بیگم لاونج میں بیٹھے حورین سے کہتی ہیں)

ماما مجھے نہیں جانا

کیوں

ماما

پتا تو ہے آپ کو میں نہیں جاتی آپ لے آئیں سب چیزیں

آ گے میں نے تمہارے ساتھ نہیں جانا

چلو فوراً اٹھو

www.kitabibasti.com

)بابا بچائیں اپنی زوجہ محترمہ سے مجھے (وہ شہروز صاحب کے پاس جا کر کہتی ہے

کیا ہوا گیا اس کا دل نہیں کرتا تو رہنے دو نہ تنگ کیا کرو ہماری بچی کو (شہروز صاحب حورین کو

اپنے

)سینے سے لگائے کہتے ہیں

آپ سب نے بگاڑا ہے اسے

)صدرہ کیوں ڈانٹ رہی ہو بچی کو (سائرہ بیگم کہتی ہیں

سنتی ہی نہیں اپنی چلاتی ہے

چلی جاتی ہوں آپ غصہ نہیں کریں (وہ سر جھکائے مصنوعی ناراضگی سے کہتی ہے جس پر شہروز

اور

)سائرہ بیگم مسکراتے ہیں

اب ڈرامے نہ کرو یعنی جاوں گی تمہاری بڑی ماما کے ساتھ (صدرہ بیگم کے کہنے پر ہنستے ہوئے ان

کے

)گلے لگتی ہے

www.kitabibasti.com

دو دن بعد نوین ہوسپٹل سے گھر آ گئی تھی

بیٹا تم ریسٹ کرو میں تمہارے لیے کھنا لے کر آتی رافع دھیان رکھنا بچی کا

اچھا ماما بہت دھیان رکھوں گا آپ کی بچی کا(وہ آنکھوں میں شرارت لیے بچی پر زور دیتے ہوئے کہتا

(ہے جس پر عائشہ بیگم اسے گورتی ہیں

تنگ نہیں کرنا اسے

او کے باس

میں بس دو منٹ میں فریش ہو کر آیا آپ ور تو نہیں ہو جائیں گی میرے بغیر

) بلکل بھی نہیں آرام سے فریش ہو کر آئیں (وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے جس پر وہ بھی ہنستا ہے

اس کے جانے کے توڑی دیر بعد بسمہ کمرے میں آتی ہے نوین کو اکیلا دیکھے اندر اتی ہے

کیسی ہو تم

www.kitabibasti.com

ٹھیک ہوں (وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے جس پر اسے غصہ آتا ہے (یہ ہی تمہارے چہرے پے زیادہ دیر نہیں رہے گی

آپ فکر نہیں کریں اللہ کا بہت شکر ہے کہ انہوں نے میرے نصیب میں رافع کو لکھا جو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اور بہت دھیان رکھتے ہیں جس وجہ یہ مسکراہٹ ہمیشہ ایسے ہی رہے گی وہ میر اہے صرف میرا جان سے ماردوں گی میں تمہیں

)بکواس بند کرواپنی (رافع واشروم سے نکل رہا تھا جب اس کے کانوں میں بسمہ کی آواز جاتی ہے

) رافع (وہ اسے کمرے میں دیکھ کر حیران تھی

)میری بکواس سمجھ نہیں آرہی تمہیں (وہ چیختے ہوئے کہتا ہے

نکلو یہاں سے اور اپنے گھر جاو دوبارہ یہاں آنے کی غلطی مت کرنا ورنہ مجھ سے بڑا کوئی نہیں ہو گا اب جاو یہاں سے (وہ چھینتے ہوا کہتا جس پر وہ فورا کمرے سے نکل جاتی ہے)

تم بلکل ٹینشن نہ لو میری جان

جب تک آپ میرے ساتھ سے کیا چیز لی ٹیشن نہیں ہے (اس کے بات پر وہ مسکراتے ہوئے اس ے ساتھ پر

www.kitabibasti.com

آج حورین اور امان کی مہندی تھی جس کا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا تھا ہر کوئی مہندی کی تیاریوں میں مصروف تھا حورین تیار ہو رہی تھی جب زائشہ اندر اتی ہے اسلام و علیکم سویٹی (زائشہ اس کے گلے لگتی ہوئے کہتی ہے)

والیکم اسلام بہت پیاری لگ رہی ہو (حورین زائشہ سے کہتی ہے جس نے پیلو کلر کی لونگ فراک پہنی ہوئی تھی لایٹ سی جیولری پہنے ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی (تھینک یو)بے بی اب دلہن کی بہن ہوں پیاری تو لگنا پڑے گا (وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے

چلو تم ریڈی ہو جاو تب تک میں آنٹی سے مل کراتی ہوں

اوکے

تقریباً سات آٹھ بجے کے قریب دلہے راجا اپنی فیملی کے ساتھ مہندی لے کر آتے ہیں جہاں ان کا پرجوش استقبال کیا جاتا ہے امان شہروز اور شیراز صاحب سے ملنے کے بعد ماہل اور حارث سے ملتا ہے

) کیسے ہیں جیجا جی (فارس ہنستے ہوئے اس سے گلے ملتا ہے

بہت خوش آپ کیسے ہیں سالے صاحب

www.kitabibasti.com

ہم بھی بہت خوش بہت پیارے (فارس کی بات پر سب ہنستے ہیں)

حورین ریڈی ہو گئی تھی سیلو اور اورنج کلر کے لہنگے میں بہت پیاری لگتی رہی تھی پھولوں گی جیولری پہنے

میک کیسے بالوں کا سٹائل بنائے وہ بہت حسین نازک سی گڑیا لگ رہی تھی

واو میم آپ ماشاءاللہ بہت پیاری لگتی رہی ہیں

تھینک یو

ہائے میں صدقے میری جان بہت حسین لگ رہی ہو (زائشہ فاطمہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتی

)ہے اور حورین کو دیکھ کر پیار سے کہتی ہے

) ماشاءاللہ ہماری گڑیا تو بہ پیاری لگ رہی ہے تھینک یو (وہ شرماتے ہوئے دونوں کو کہتی ہے

ہائے اللہ آپی ویسے میں سوچ رہی تھی ایمان بھائی کا کیا حال ہو گا ہماری لڑکی کو دیکھ کر وہ جنتے ہوئے کہتی

(ہے جس پر فاطمہ بھی ہنستی ہے (بس کر دو (وہ شرماتے ہوئے کہتی ہے

www.kitabibasti.com

)نہیں تنگ کرو ہماری گڑیا کو (فاطمہ اس کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے

چلو نیچھے بے بی (حورین فاطمہ اور زائشہ کے ساتھ نیچھے لاونج میں جاتی ہے جہاں شازیہ بیگم صدرہ

اور

) سائرہ بیگم بیٹھی تھیں وہ سب سے ملتی ہے

ماما بھائی کہاں ہیں

)جی میری جان (ماہل اس کو ساتھ لگائے کہتا ہے

)بھائی میرے گجرے (وہ اپنے بازو آگے کرتے ہوئے معصومیت سے کہتی ہے

اہل لینے تو گیا تھا زائشہ بچے بلانا اسے

جی بھائی

اہل فارس اور حارث اندر آتے ہیں

ہماری گڑیا کے گجرے کہاں ہیں بھول تو نہیں گئے

www.kitabibasti.com

کہاں ہیں (اہل فارس سے پوچھتا ہے جس پر ماہل اور حارث ان دونوں کو گورتے ہیں (ایسا ہو سکتا کہ میں اپنی لٹل اینجل کے گجرے لانا بول جاوں (وہ پیار سے اسے کے گال کھینچتے ہوئے کہتا ہے جس پر وہ مسکراتی ہے اس کے بعد وہ اپنے کمرے سے گجرے لاتا اسے پہناتا ہے اس کے بعد وہ اپنے)بھائیوں کے ہمراہ سٹیج پر جاتی ہے

ماشاءاللہ والکفی آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں (امان کے کہنے پر وہ مسکراتی ہے)اس کے بعد رسم شروع ہوتی ہے سب سے پہلے شیر از صاحب اور سائرہ بیگم رسم کرتی ہیں پھر زمان اور شازیہ بیگم اور اس کے بعد شہروز اور صدرہ بیگم رسم کرتی ہیں اس کے بعد اہل اور فارس آتے ہیں

(جیجا جی ہماری بہن کا خیال رکھیے گا رفارس مورین وا اپنے ساتھ لگائے کہتا ہے

ضرور سالے صاحب

ورنہ

ورنہ کیا

ورنہ آپ کو ہماری بہن خود ہی سمجھا دے گی (اہل سنتے ہوئے کہتا ہے جس پر سب ہنستے ہیں)

www.kitabibasti.com

اس کے بعد حارث اور ماہل آتے ہیں اسے ڈھیر ساری دعائیں دیتے ہیں اس کے بعد زائشہ اور فاطمہ

رسم کرتی ہیں

توڑی دیر بعد ڈانس شروع ہوتا ہے حورین سامنے دیکھتی ہے جہاں زائشہ بھی مسکراہٹ ہوئے اسے ہی

دیکھ رہی تھی

چندہ میری چندہ تجھے کیسے میں یہ سمجھاوں مجھے لگتی ہے تو کتنی پیاری رے

ہو خوشیاں جعلی ہیں سب ڈھونڈ ڈھونڈ کے لاؤں

تیری ڈولی کے سنگ کر دوں ساری رے

ڈانس کر کہ وہ سٹیج پر جاتی حورین کو اپنے گلے لگاتی ہے

توڑی مزید مستی مذاق کے بعد سب مہمان اپنے گھر چلے جاتے ہیں زائشہ یہی حورین کے پاس رکی تھی

سب کافی تھک کا اس لیے اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے جا چکے تھے

www.kitabibasti.com

تھے اور کل بھی

حورین اور زائشہ بھی کافی ساری باتیں کرنے کے بعد جاتی ہیں

آج بارات تھی حورین زائشہ کے ساتھ سیلون گئی تھی باقی سب تیاریوں میں مصروف تھے شیراز

اور شہروز صاحب ماہل اور فارس کے ساتھ فارم ہاوس اگئے تھے جہاں آج کے فنکشن کا انتظام کیا

ہوا تھا

صدرہ اور سائرہ بیگم توڑی دیر بعد اہل کے ساتھ چلے گئے تھے جبکہ حارث حورین اور زائشہ کو

سیلون

سے لینے گیا تھا ہائے اللہ کیوں اتنی پیاری ہو (زائشہ حورین کے صدقے واری جاتے ہوئے کہتی

ہے جو مہرون اور

(گولڈن کلر کے لہنگے میں دلہن بنی بہت پیاری لگ رہی تھی

تمہارے بہن ہوں اس لیے

)اووو وہاں ہاں (وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے

www.kitabibasti.com

توری دیر بعد وہ لوگ حارث کے ساتھ فارم ہاوس پہنچ چکے تھے بارات کے آنے کے توڑی دیر بعد حورین کو سٹیج پر لا کر بیٹھایا گیا امان اس کو دیکھنے سے گریز کر رہا تھا توری مستی کے بعد دودھ پلائی کی رسم زائشہ اور فاطمہ کرتی ہیں جس میں وہ لوگ خوب مستی کرتے ہیں اس کے توڑی دیر بعد رخصتی ہوتی

ہے

تقریباً آدھے گھنٹے میں وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے جہاں اس کا آتش بازی اور پھولوں سے شاندار استقبال ہوا تھا اس کے بعد اسے اندر لے جا کر کمرے میں بیٹھایا گا تھا

میری جان کچھ چاہیے

نہیں پھپھو

کچھ چاہیے ہوا تو مجھے بتا دینا

جی پھپھو

توڑی دیر بعد امان کمرے کی طرف آتا ہے جہاں دروازے پر فاطمہ کھڑی ہوتی ہے

کیا ہوا

www.kitabibasti.com

میں تمہیں ایسے اندر نہیں جانے دوں گی پہلے اپنی جیب ملکی کرو

میں نے اب کچھ نہیں دینا

)چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی (فاطمہ دروازہ بند کرنے لگتی ہے

رکو

پنے کمرے میں جاکر آرام کرو

میں تو آج اپنی بھابھی کے پاس ہی سووں گی

اچھا رکو چڑیل

اور تم بھوت کہا

)باباویری فنی یہ پکڑو میرا وولٹ اور میری جان چھوڑو وہ ہنستے ہوئے کہتا ہے

اوکے بھوت (وہ ہنستے ہوئے آگے سے ہٹ جاتی ہے)

شکریہ چڑیل

www.kitabibasti.com

امان دروازہ بند کر کے حورین کے پاس آتا ہے جو ناراض لگ رہی تھی وہ مسکراتا ہوا اسے کے پاس بیٹھتا

ہے

کیا ہوا اڈپر وائفی (وہ ایک نظر اسے دیکھتی اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیتی ہے) ارے وائٹی بتانہ کیا

(ہوا وہ اس کو اپنے ساتھ لگاتا ہے جس پر وہ اسے غصے سے گورتی ہے

ارے اتنا غصہ

پیچھے ہٹیں مجھ سے بات نہیں کریں

آج تو میں پیچھے نہیں ہونے والا

اچھا بتاؤ تو ہوا کیا ہے

آپ نے ایک دفعہ بھی مجھے نہیں دیکھا آپ مجھے اگنور کر رہے تھے ایسا ہو سکتا میں اگنور کرو (وہ اس

) کے گال پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے

تو پھر

میں سوچ رہا تھا کہیں میری نظر ہی نہ لگ جائے (اس کی بات پر وہ ہنستی ہے

www.kitabibasti.com

)امان سائڈ ٹیبل کے دراز سے ایک بوکس نکالتا ہے

یہ کیا ہے

)کھول کر دیکھو(وہ کھول کر دیکھتی ہے تو ڈائمنڈ کا بہت پیارا سیٹ تھا

دادا یہ بہت پیارا ہے

پسند آیا

بہت زیادہ(وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے جس پر امان بھی اسے مسکراتے ہوئے دیکھتا ہے(چاند بھی ان کے ملن پر بہت خوش تھا اور شرماتے ہوئے بادلوں کی اوٹ میں چھپ جاتا ہے

تقریبا نو بجے کے قریب حورین اٹھتی ہے

اٹھ گیا میرا بچہ(امان جو صوفے پر بیٹھا اپنا کام کر رہا تھا اسے اٹھتا دیکھ وہ پیار سے کہتا ہے(جی(وہ مسکراتے ہوئے کہتی چھوٹے بچوں کی طرح اپنے بازو کھولتی امان کی طرف کرتی ہے جس پر وہ

)مسکراتا ہوا اسے کے پاس آتا اسے اپنے ساتھ لگاتا ہے

میرا بچہ فریش ہو جاو

) ہم (وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف جاتی ہے جب کچھ یاد آنے پر واپس امان کے پاس اتی ہے

کر جاتی ہے جب یاد پر لان کے تی

کیا ہوا میرا بچہ

وہ مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا

کیا

وہ آپ کا ڈنمپل (وہ معصومیت سے کہتی ہے جس پر وہ ہنستا ہے جس اس کا ڈنمپل واضح ہوتا ہے

حورین اپنے لب اس کے ڈنمپل پر رکھتی ہے اور فوراڈریسنگ روم میں اجاتی ہے)

)میرا معصوم بچہ (امان مسکراتے ہوئے کہتا ہے

حورین شاور لینے کے بعد اپنے بال ڈرائے کرتی بے بی پنک کلر کی فراک پہنے ہلکا سا میک اپ کر

کے ریڈی ہوتی ہے تیار ہو کر وہ معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی اور امان کا دیا ہوا سیٹ پہنتی ہے امان جو

کال

سننے کر اند آیا تھا اس دیکھ نظریں نہیں ہٹا پار ہا تھا

کیسی لگ رہی ہوں میں

) بہت پیاری ہمیشہ کی طرح (وہ آگے بڑھتا اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہے

پیچھے چلیں

چلیں

وہ نیچھے آتے ہیں جہاں سب ان کا انتظار کر رہے تھے حورین سب سے ملتی ہے

) سے مل لو بہنا (اہل کہتا ہے گے بڑھتی اس سے ملتی یے اس کے بعد فاطمہ

نہیں وہ پہلے ہم سے ملے گی

یہ نہ انصافی ہے (فارس کے کہنے پر وہ مسکراتے ہوئے ان دونوں سے ملتی ہے (وہ سب ہنس مسکرا رہے تھے پریشانیوں ختم ہو چکی تھی اب خوشیاں ہی خوشیاں تھی اور ایک خوبصورت زندگی ان کی منتظر تھی

The End

For More and Latest Novels visit our website,

http://www.kitabibasti.com

If you want to publish any novel than contact to us.

Email; kitabibasti@gamail.com